REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P. G. D. P -- 3.

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۳۷ — شمارہ ۲۱

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۵۰ روپے
ششماہی ۲۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۰۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

(ہفت روزہ بدر قادیان)

۹ شوال ۱۴۰۸ ہجری | ۲۶ ہجرت ۱۳۶۷ ہش | ۲۶ مئی ۱۹۸۸ء

اخبار احمدیہ

قادیان - ۲۲ ہجرت (مئی) - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پرنور بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں اور حسب معمول مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے دل و جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۷ ہش / ۱۹۸۸ء

کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۷ ہش / ۱۹۸۸ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

پیغام تہنیت بر موقع عید الفطر ۱۹۸۸ء

منجانب: سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لندن
11-5-1367
1988

تمام احباب جماعت اور خواتین اور بچوں کو میری طرف سے محبت بھرا سلام اور عید مبارک! یہ عید الفطر احمدیت کی پہلی صدی کی آخری عید ہے۔ میری دعا ہے کہ یہ رخصت ہو جانے والی عید اپنے عقب میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی وہ دائمی عید ہمارے لئے چھوڑ جائے جو پھر کبھی رخصت نہ ہو۔ آمین۔ خدا حافظ!

والسلام خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

لندن
11-5-1367
1988

تمام احباب جماعت اور خواتین اور بچوں کو میری طرف سے محبت بھرا سلام اور عید مبارک! یہ عید الفطر احمدیت کی پہلی صدی کی آخری عید ہے۔ میری دعا ہے کہ یہ رخصت ہو جانے والی عید اپنے عقب میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی وہ دائمی عید ہمارے لئے چھوڑ جائے جو پھر کبھی رخصت نہ ہو۔ آمین۔ خدا حافظ!

والسلام خاکسار مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان

خطبہ جمعہ

جو شخص رمضان کی پابندیاں برداشت نہیں کرتا اُس کی نیکیاں دنیا سے مغلوب ہو جاتی ہیں

اس لئے جماعت کو چاہیئے کہ ایک بھی احمدی رمضان کی برکتوں سے محروم رہنے والا نہ ہو

اللہ تعالیٰ ماہ رمضان المبارک کے طفیل ہماری برکتوں کو وسیع کرے اور ہماری محرومیوں کے رستے بند کر دے (آمین)

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۵ر شہادت (اپریل) ۱۳۶۷ ہش / ۱۹۸۸ء بمقام مسجد فضل لندن

محترم عبدالحمید صاحب غازی ۱۶ گریس ہال روڈ لندن کا قلم بند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیتاً اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے
(ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی:-

"یٰاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ ۝ اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَی الَّذِیۡنَ یُطِیۡقُوۡنَہٗ فِدۡیَۃٌ طَعَامُ مِسۡکِیۡنٍ ؕ فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا فَہُوَ خَیۡرٌ لَّہٗ ؕ وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝ شَہۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ ہُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡہُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَہِدَ مِنۡکُمُ الشَّہۡرَ فَلۡیَصُمۡہُ ؕ وَمَنۡ کَانَ مَرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیۡدُ اللّٰہُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا یُرِیۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَ ۫ وَلِتُکۡمِلُوا الۡعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ہَدٰىکُمۡ وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ۝ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّہُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ ۝ (البقرہ: ۱۸۴ تا ۱۸۷)

اور پھر فرمایا:-

دو یا تین دنوں کے اندر

رمضان المبارک کا مہینہ

شروع ہونے والا ہے اس لئے آج کے جمعہ کے خطبے کے لئے میں نے رمضان ہی کو موضوع بنایا ہے۔ قرآن کریم کی جن آیات کریمہ کی میں نے تلاوت کی ہے ان کا ترجمہ یہ ہے کہ:

"اے ایمان لانے والو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے بھی لوگوں پر روزے فرض کئے گئے تھے۔ یہ اس غرض سے ہے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو اور بدیوں اور کمزوریوں سے بچو۔ چند دن کی بات ہے ..... ایاماً معدودات ..... فمن کان مریضاً ..... اور اس میں کچھ رخصت یہ ہے کہ تم میں سے اگر کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو۔ او علی سفر فعدۃ من ایام اخر وہ ٹھہر کر بعد میں روزے رکھ لے۔ اور وہ لوگ جو بعد میں بھی روزے کی طاقت نہ رکھتے ہوں۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک روزے کے بدلے ایک غریب اور مسکین کو کھانا کھلا دیں یا اس کے دوسرے معنی یہ ہوں گے کہ وہ لوگ جو کھانا کھلانے کی طاقت رکھتے ہوں وہ بعد میں روزے رکھنے کے علاوہ رمضان میں ان روزوں کے بدلے جو چھوڑنے پڑے غرباء کو کھانا کھلا دیں۔ یہ ان کی طرف سے فدیہ ہو گا۔ فمن تطوع خیراً ..... پس وہ لوگ جو خوشی سے نیکی کرتے ہیں یا زیادہ خوشی سے نیکی کرتا ہے اُس کے لئے یہ بہتر ہے وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون ۔ اور اگر تم روزے رکھو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے ..... ان کنتم تعلمون کا ترجمہ یہ کیا جاتا ہے عموماً "اگر تم جانتے"۔ حالانکہ بہتر تو ہر صورت ہی ہے خواہ کوئی جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔ تو عربی محاورے کی رو سے اس کا ایک ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ "کاش کہ تم جانتے"۔ "کاش ایسا ہوتا! تمہیں خبر ہوتی، تم بے خبر ہو ان باتوں سے اور بے خبری کے نتیجے میں اس فائدے سے محروم ہو گئے ہو۔"

"رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اتارا گیا۔ اس کا ایک ترجمہ یہ بھی کیا جاتا ہے "رمضان کا مہینہ جس کے بارے میں قرآن اتارا گیا"۔ لفظاً اس ترجمے کی گنجائش ہے۔ "فیہ" کا مطلب "اس میں" یا "اس کے بارہ میں" دونوں ہو سکتے ہیں۔ اس کے بارہ میں ترجمہ اختیار کرنے کی وجہ یہ سامنے آتی ہے کہ جہاں تک تاریخی حقائق اور واقعات کا تعلق ہے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ رمضان شریف کے علاوہ قرآن کریم دوسرے مہینوں میں نازل نہیں ہوا۔ بلکہ اس کے برعکس قطعی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اکثر

قرآن کریم کا نزول

سارے سال میں مجموعی طور پر ان مہینوں میں زیادہ ہے جو رمضان کے علاوہ ہیں اور ان کے مقابل پر رمضان میں جو قرآن کریم کا نزول ہوا۔ ان گیارہ مہینوں کے مقابل پر کم ہے۔ اگرچہ دیگر مہینوں کے مقابل پر ایک کے مقابل پر اگر دوسرے مہینے کو رکھیں، تو رمضان میں آیات قرآنی کے نزول کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ ہر دوسرے مہینے سے زیادہ ہوں گی۔ لیکن اس وقت کو حل کرنے کے لئے جب یہ ترجمہ کیا گیا ..... انزل فیہ القرآن۔ قرآن اس کے بارہ میں اتارا گیا تو اس سے پھر کچھ دقتیں پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ کیا قرآن کریم کے نزول کا مقصد رمضان کے ذکر کے سوا اور کوئی نہیں؟ اور رمضان کا ذکر تو ہجرت کے بعد ہے۔ سب سے پہلے رمضان شریف کا ذکر خود اس آیت میں ہجرت کے بعد ہے کیونکہ مدینہ میں شروع میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صرف عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور یہ قطعی طور پر ثابت ہے۔ بخاری اور دیگر کتب میں بھی حدیث ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے بعد مدینے تشریف لے گئے تو معلوم ہوا کہ یہود عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں۔ یعنی دسویں محرم کا۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیوں رکھتے ہیں؟ تو کسی نے بتایا کہ اس لئے کہ ان کی روایات کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے مظالم سے دسویں محرم کو نجات ملی تھی۔ اس لئے یہود اس دن کو خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کا دن مناتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں۔ اس پر

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام یہود کے مقابل پر ہمارے زیادہ قریب ہیں اس لئے یہ اعلان کردو کہ یہ اعلان سننے کے بعد جس شخص نے روزے کا وقت شروع ہونے کے بعد کچھ کھایا پیا نہیں، وہ کچھ نہ کھائے اور آج عاشورہ کا روزہ رکھے۔ غالباً یہ اعلان اسی دن ہوا ہے جس دن روزہ تھا اور اس کا علم ایک رات پہلے ہوا تھا۔ اور روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان صبح کے وقت کروایا تھا۔ نیز کہ جو کوئی کچھ کھا نہ چکا ہو وہ اس کے بارے پھر کسی دوسرے دن عاشورہ کا روزہ رکھے جس طرح رمضان کے روزے بعد میں بھی رکھے جا سکتے ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی مرتبہ جو عاشورہ کا روزہ رکھا وہ یہود کی اس روایت پر بنا کرتے ہوئے رکھا۔ اور پہلی مرتبہ اس کی تلقین فرمائی۔ لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپؐ اس سے پہلے خود روزے نہیں رکھتے تھے۔ اس روایت سے اس کا انکار نہیں ہوتا۔ صرف یہ پتہ چلتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متبعین کو روزوں کی جو ہدایت فرمائی ہے وہ پہلی مرتبہ عاشورہ کے روزے کے متعلق فرمائی اور تاکید فرمائی کیونکہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رہائی کا دن ہے اس لئے ہم سب اس دن روزہ رکھیں گے اب قرآن کریم کا کثیر حصہ نازل ہو چکا تھا اور اس میں رمضان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ پھر جب

رمضان کے روزے رکھنے کا حکم

آیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بعد آزادی ہے کہ چاہو تو عاشورہ کا روزہ رکھو اور چاہو تو نہ رکھو۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے روزے عطا کر دیئے ہیں۔ پس یہ معنی کرنا ... انزل فیہ القرآن اس کے بارے میں قرآن نازل کیا گیا، اس لحاظ سے تو یہ بہت ہی مشکلات پیدا کرتا ہے۔ ہاں ایک لحاظ سے اس کے معنی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ہم اسے بہر حال غلط نہیں کہہ سکتے۔ وہ اس لئے کہ روزے میں تمام عبادات کو اکٹھا کر دیا گیا ہے روزہ ایک رنگ میں عبادات کی معراج ہے اور تعلق باللہ کے لحاظ سے روزہ بہت ہی زیادہ اہم ہے۔ مومن کی زندگی میں اور تعلق باللہ کے جتنے ذرائع رمضان میں میسر آتے ہیں اور تحریک پیدا ہوتی ہے دوسرے دنوں میں ایسا ممکن نہیں۔ پھر حج ہیں تو معدودے چند لوگ وہاں پہنچ سکتے ہیں اور رمضان ہر جگہ خود پہنچتا ہے۔ جو شخص بھی دنیا میں رمضان کا چاند جہاں بھی دیکھے، اس پر روزے فرض ہو جاتے ہیں۔ اس لئے یہ ایسی عبادت ہے جسے تمام دوسری عبادتوں میں ایک امتیازی مقام حاصل ہے۔ تو انزل فیہ القرآن کا اگر یہ معنی کیا جائے کہ رمضان کی روح، رمضان کی نیکیوں اور رمضان کے مقاصد کے متعلق بھی قرآن نازل ہوا ہے تو یہ کہنا غلط نہیں ہوگا۔ لیکن دوسری طرف ایک اور توجیہ بھی موجود ہے اس لئے یہ ترجمہ کرنا ہرگز غلط نہیں قرار دیا جا سکتا کہ رمضان کے مہینے میں قرآن کریم نازل ہوا کیونکہ قرآن کریم کے آغاز کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ یہ رمضان مبارک میں ہوا۔ پھر حضرت جبرئیلؑ کثرت کے ساتھ رمضان مبارک میں نازل ہوتے تھے۔ اور جتنا قرآن کریم اس وقت تک نازل ہو چکا ہوتا تھا وہ سب دہراتے تھے اور مسلسل یہ سلسلہ جاری رہا جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال نہیں ہوا۔

تو رمضان مبارک میں کثرت کے ساتھ قرآن کریم کا نازل ہونا، یا جو آخری رمضان مبارک آیا ہوگا، اس کے متعلق ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ

پورا قرآن کریم از سر نو نازل ہوا۔

یعنی تیئیس ۲۳ سالوں کے اندر جمع ہوتا رہا لیکن جب آخری رمضان آیا تو اس وقت سارا قرآن کریم اول سے آخر تک دوبارہ نازل ہوا ہے ... انزل فیہ القرآن سے ایک یہ مراد ہو سکتی ہے کہ صرف یہی ایک مہینہ ہے جس میں حضرت جبریلؑ نے مکمل پورا قرآن کریم نازل کیا ہو۔ اور اس لحاظ سے کوئی شک کی بات نہیں۔ اور کسی مہینے کے متعلق کوئی روایت نہیں ملتی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لاتے ہوں۔ اور مکمل قرآن کریم نازل کر دیا ہو۔ اور رمضان مبارک میں اس کی دہرائی بھی ہوتی تھی یعنی جوں جوں مقدون حصہ بحصہ آگے بڑھتا رہا اس کے ساتھ قرآن کریم اتنا حصہ نازل ہوتا رہا۔ اور اس لحاظ سے بھی کہا جا سکتا ہے کہ اس مہینے میں قرآن کریم نازل ہوا۔ لیکن ایک مہینہ تو یقیناً ایسا آیا ہے جس میں پورا قرآن کریم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دوبارہ نازل ہوا ہے

پس اس لحاظ سے اس کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور رمضان مبارک کے مہینے کی اہمیت بیان کرنے کی خاطر یہ مضمون بیان فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

"قرآن کریم بنی نوع انسان کے لئے ہدایت ہے"۔ اس لئے رمضان کا ہدایت سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ یعنی قرآن کریم نازل ہوا۔ اس لئے رمضان کو اہمیت ہے اس کی تشریح فرمائی جا رہی ہے۔ کیوں رمضان کو اہمیت ہے؟ کیونکہ قرآن کریم اس مہینہ میں نازل ہوا۔ اور قرآن کریم کا ہدایت سے بہت گہرا تعلق ہے اور ہدایت بھی ایسی کہ بینٰت من الھدیٰ۔ عام ہدایت ہی نہیں بلکہ بہت ہی روشن اور کھلی کھلی ہدایت کے نشان لے کر آیا ہے والفرقان اور تمیز کرنے والی آیات پیش کرتا ہے جو حق اور باطل میں تمیز کرنے والی ہوں۔ کھرے اور کھوٹے میں تمیز کرنے والی باتیں ہوں۔ قرآن کریم کی جو تعریف بیان فرمائی جا رہی ہے یہ تعریف رمضان کی طرف منتقل ہو رہی ہے۔ رمضان کی تعریف کا جو مضمون شروع ہوا اور یہاں تک پہنچا کہ قرآن کریم اس میں نازل ہوا اور قرآن یہ ہے تو مراد یہ ہے کہ یہ ساری باتیں تمہیں رمضان میں میسر آئیں گی۔ اور ان برکتوں کا رمضان سے بہت گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ اس کے بعد فرمایا۔ پس نتیجہ یہ ہے اس کا۔ یہ ساری باتیں پیش نظر رکھ کر یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ تم میں سے جو کوئی بھی اس مہینے کو دیکھے وہ روزہ رکھے ... فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ

مہینہ دیکھنے سے کیا مراد ہے؟

آج کل یہ بحث اٹھ رہی ہے کہ چاند اگر کسی اور ملک میں بھی نظر آئے تو کیا اس کی گواہی کے پیش نظر اس ملک میں، جہاں ہم موجود ہیں روزہ رکھ سکتے ہیں؟ اور ابھی حال ہی میں ایک فتویٰ شائع ہوا ہے یہیں کے علماء کا جس سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں کسی بھی دو مسلمان ممالک میں اگر چاند نظر آ گیا تو ہم یہاں اس کے مطابق روزہ شروع کر دیں گے۔ اگرچہ احناف کا یہی مسلک ہے کہ کسی جگہ کی جو رویت ہے وہ ہر جگہ کے لئے ہو جائے گی۔ اور ہر رویت کو الگ الگ شمار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن دیگر فقہاء کی اکثریت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہر شہر ہر علاقے کی رویت اپنی ہے اس لئے ضروری نہیں ہے کہ سارے عالم اسلام کے لئے یا ساری دنیا کے لئے ایک ہی دن رمضان شروع ہو اور ایک ہی دن عید آئے اور یہ بات

"میں اس بات کا مخالف ہوں کہ دین کیلئے تلوار اٹھائی جائے"
(اربعین)

فون: 27-0441
گرام: "GLOBEXPORT"

پیلیکشنز:- گلوب ربر مینوفیکچررس ۲۳ راہندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

جغرافیائی لحاظ سے بھی قطعی درست ثابت ہوتی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی یہی رواج تھا۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ کا یہی مسلک تھا کہ جتنے بھی ملک ہیں، ملک کے جس حصے میں جب چاند دیکھا جائے وہ ملک اس کی متابعت کرے اور ملک کا دوسرا حصہ جب چاند دیکھے تو اس کی متابعت کرے۔ اگر آج کل ہم غور کریں، مثلاً انڈونیشیا کا افق ہے۔ چین کا افق ہے۔ اس کا اور یہاں مغرب کے افق کا بہت فرق ہے بعض دفعہ چاند دیکھنے میں دو دن کا بھی فرق پڑ جاتا ہے۔ خود ہمارے ملک پاکستان کا ہمسایہ ملک افغانستان ہے بعض دفعہ پاکستان سے دو دن پہلے، افغانستان میں روزے شروع ہو جایا کرتے تھے اور اسی طرح کم و بیش دو دن پہلے عید ہو جایا کرتی تھی۔ وہ مسلک جس کو قانونِ قدرت غلط ثابت کر دے، اس کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے اور جبکہ فقہا کی اکثریت اس پر متفق ہے اور پھر خدا تعالیٰ کی سنت نے جو قانونِ قدرت کی صورت میں ہمارے سامنے ہے ثابت کر دیا کہ یہ مسلک درست ہے تو جماعت احمدیہ اسی مسلک کی پیروی کرنے والی ہے۔

لیکن شہد سے مراد ظاہری رویت ہے۔ یا اس بات کی قطعی گواہی کہ چاند نکل آیا ہے۔ یہ وہ بحث ہے جو مختلف وقتوں میں مختلف رنگ میں اٹھائی گئی اور اس زمانے کے منجموں نے چاند کے طلوع کو معلوم کرنے کے ان کے اوپر بحث اٹھائی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بحث کو خاص طور پر پیش فرمایا کہ زائچوں کے ذریعے چاند کے طلوع ہونے کا تعلق اگر درست تسلیم کر لیا جائے تو اس سے بڑا فتنہ اور فساد پیدا ہوگا۔ کیونکہ زائچے خود قابلِ اعتماد نہیں ہیں۔ وہ زائچے خود آپس میں نہیں ملتے۔ اسی لئے

رویت کو بہت اہمیت حاصل ہے

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رویت کے مضمون میں یہ بھی بیان فرمایا کہ مغرب میں جو طرح طرح کے آلات۔ دوربین اور خوردبین وغیرہ ایجاد ہو رہے ہیں۔ وہ جتنی بھی قسمیں ہیں وہ رویت ہی کی قسمیں ہیں۔ چنانچہ ان آلات کے استعمال کو اور جدید سائنسی دریافتوں کو آپ نے رویت سے خارج نہیں فرمایا۔ بلکہ زائچوں اور تخمینوں اور اندازوں کو غلط قرار دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اندازے کی طرف اس وقت اجازت ہوگی جبکہ دوسرے قطعی ذرائع میسر نہ ہوں۔ چنانچہ آج کل بھی یہ بحث اٹھائی جاری ہے کہ رویت کیا ہے؟ ایک طرف تو علماء اس حد تک رویت کی پیروی کرتے ہیں کہ رویت کے اصل مضمون کو بالکل باطل کر دیتے ہیں۔ یعنی جغرافیہ دانوں کے سائنسی تخمینوں کو رد کر دیتے ہیں لیکن رویت کی خاطر ہوائی جہاز پر چڑھ کر اتنی بلندی تک پہنچ جاتے ہیں کہ بالکل افق ہی بدل جاتا ہے۔ یعنی جس جگہ سے اوپر چڑھ کر وہ چاند کو دیکھ رہے ہوتے ہیں، اس جگہ کا وہ افق ہوتا ہی نہیں۔ وہ درحقیقت کسی اور ملک کے افق کا چاند دیکھ رہے ہوتے ہیں نہ کہ اپنے ملک کے افق کا چاند اس لئے معقولیت کو اختیار کرنا چاہیئے۔ پیغام کی روح کو سمجھنا چاہیئے شہد سے صرف درحقیقت اتنا مراد ہے کہ جب تمہیں قطعی طور پر علم ہو جائے، اس وقت روزہ شروع کرو اور توہمات میں مبتلا نہ ہو چنانچہ اسی مضمون کی وضاحت دوسری حدیثوں سے ملتی ہے۔ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر چاند دکھائی نہیں دیتا تو وہم میں مبتلا ہو کر پہلے روزہ نہیں رکھنا۔ چنانچہ اس زمانے میں بعض لوگ بعض دفعہ ایک دن یا دو دن پہلے روزے شروع کر دیا کرتے تھے کہ شاید ہو کہ چاند نکل آیا ہو اور ہم روزے سے محروم رہ جائیں۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز توہمات میں مبتلا ہو کے روزہ نہیں رکھنا "شہد" کا حکم ہے یعنی قطعیت سے جب علم ہو جائے کہ چاند نکل آیا ہے تو روزہ رکھو ورنہ نہیں۔ اور اسی طرح کا حکم اس وقت فرمایا جب انتیس میں دو دن گذر چکا ہو اور پھر بھی چاند دکھائی نہ دے تو اس پر آپ نے تیس دن کا ارشاد فرمایا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ پتہ ہی ہے کہ تیس دنوں سے تو زیادہ مہینہ ہوتا ہی نہیں۔ اس لئے

شہد سے مراد بھی دیکھنا نہیں ہوگا بلکہ قطعیت ہی ہے بظاہر لفظ "فسد روا" استعمال فرمایا ہے لیکن مفہوم یہی بنتا ہے کہ قرآن کریم نے جب شہد کا لفظ فرمایا تو مراد ہے قطعی طور پر علم ہو جائے۔ چونکہ تم چاند نہیں دیکھ سکے اس لئے تمہیں اب اندازے سے بھی قطعی علم ہو سکتا ہے اب اس میں ہمارے لئے ایک اور مضمون کھل گیا ہے۔ تقدیر کے ذریعہ جو علم قطعی حاصل ہو جائے اسے رویت کا مقام حاصل ہوگا۔

اسی وجہ سے

جماعت احمدیہ کا یہ مسلک ہے

کہ جغرافیہ دانوں نے جب ترقی کر کے، زائچوں کے ذریعے نہیں، بلکہ ایک وسیع رویت کے تجربے کے ذریعے۔ قطعی طور پر یہ معلوم کر لیا ہے کہ فلاں دن چاند اس حد تک افق سے اونچا ہوگا کہ اگر بادل نہ ہوں تو یقیناً نظر آ جائے۔ اس اندازے کو قطعیت کا حکم ہے۔ یہ شہادت کا رتبہ رکھنے والا اندازہ ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ ایسے اندازے کو شہادت ہی قرار دیتی ہے۔ اور اس سے اختلاف کرنے کے نتیجے میں بہت سی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ خود انگلستان میں بھی ایک ایک شہر میں، جہاں لوگوں کو جماعت احمدیہ کے ساتھ منسلک ہونے کی برکت حاصل نہیں ہے۔ چار چار، پانچ پانچ، الگ عیدیں ہو رہی ہوتی ہیں۔ اور رمضان کے شروع ہونے کے بھی دو تین دن ہوتے ہیں، کسی نے ایک دن پہلے روزہ رکھا، کسی نے صحیح دن رکھا کسی نے ایک دن بعد رکھا۔ تو یہ جو سارے تفرقے ہیں، بتا رہے ہیں کہ ان کے پاس شہادت نہیں ہے۔ کیونکہ اگر شہادت ہوتی تو تفرقہ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ شہادت میں ایک یہ مضمون بھی پایا جاتا ہے جس کے نتیجے میں تفرقہ ہونا ہی نہیں چاہیئے۔ تفرقہ اور شہادت اکٹھے جمع نہیں ہو سکتے کیونکہ تفرقہ شبے کے نتیجے میں ہے۔ اور شہادت ایک قطعی چیز ہے پس رمضان کا چاند ہو یا عید کا چاند ہو "شہد" کا مفہوم یہ ہوگا کہ جب تمہیں قطعی طور پر معلوم ہو جائے کہ چاند نکل آیا ہے تو پھر اگر رمضان آنے والا ہے تو روزے شروع کرو اور اگر عید کا دن آنے والا ہے تو عید شروع کرو۔ اور قطعیت میں اندازے کی قطعیت کو بھی، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شامل قرار دیا۔

یہ تو ایک مسئلے سے تعلق رکھنے والی بات ہے۔ اب میں دوسرے مضمون کی طرف چلتا ہوں۔ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ "جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو اس کے لئے دوسرے بعد کے ایام میں روزے رکھنے ہیں۔" اس میں کسی اور تیسرے شخص کو روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے اور مضمون یوں بیان ہوا ہے کہ جیسے سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ کوئی اور شخص روزہ چھوڑنے کی بات بھی سوچے گا۔ فرمایا۔

روزہ چھوڑنے کی بس دو ہی صورتیں ہیں

رمضان شروع ہو گیا۔ خدا تعالیٰ نے فرض کر دیا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی مومن روزہ چھوڑنے کی بات کرے سوائے اس کے کہ اس کو اجازت دی جائے۔ اور اجازت صرف ان دو صورتوں میں ہے لیکن جیسا کہ میں نے گزشتہ سال بھی توجہ دلائی تھی، جماعت احمدیہ میں روزے کا معیار اتنا بلند نہیں جتنا بعض دوسرے ملکوں اور بعض علاقوں میں عام طور پر ہے۔ ان میں تو بعض علاقوں میں یہاں تک سختی پائی جاتی ہے کہ سارا سال اگر نماز نہیں پڑھیں گے تو بھی روزہ ضرور رکھیں گے۔ بعض لوگ شراب پیتے ہیں، شراب پی کے روزے کی ابتداء کرتے ہیں اور شراب سے افطاری کرتے ہیں۔ لیکن روزہ نہیں چھوڑتے اور بعض جگہ تو اتنی سختی کی جاتی ہے کہ اگر کوئی بے ہوش ہو جائے تو مریض بھی ڈالتے ہیں اگر وہ پیاس کی شدت سے باہر نکل آئے تو پھر اس کو پانی پلائیں گے اور اگر اس میں ذرا سی بھی [illegible] تو کہتے ہیں کہ اس کا [illegible] پانی نہیں دیا جاتا [illegible] یا بے ہوشی کی حالت میں [illegible]

جماعت احمدیہ افراط اور تفریط سے پاک ہے کیونکہ خود اسلام افراط اور تفریط سے پاک ہے۔ جماعت احمدیہ تو "اوسط" پر قدم رکھنے والی جماعت ہے یعنی جو متوسط طریق ہے اسی کو اختیار کرتی ہے۔ لیکن متوسط طریق وہی ہے جو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ متوسط طریق یہ بیان کیا ہے کہ سوائے ان دو استثناؤں کے کہ تم مریض ہو یا سفر پر ہو تم پر روزہ فرض ہے۔ بیچ کی راہ صرف روزے کی راہ ہے۔ اس لئے اگر کوئی مومن خدا تعالیٰ پر ایمان کا دعویٰ کرتا ہو۔ واقعی ایمان لاتا ہو، اس کو روزہ رکھنا ضروری ہے۔ خصوصاً انگلستان، یا امریکہ یا یورپ کی دیگر جماعتوں کے لئے بہت ہی ضروری ہے کہ

روزے پر خصوصیت سے توجہ دیں

ہماری نئی نسلیں روزے کو بالکل ہلکا پھلکا لیتی ہیں یا بعض لوگ نہایت ہی بدقسمتی سے روزے کو ہلکا سمجھ لیتے ہیں گویا کہ روزے کو تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ بات زیادہ اہم ہے کہ بچہ پڑھائی کر رہا ہے، اس کی پڑھائی پر برا اثر نہ پڑے حالانکہ وہ ٹیلی ویژن دیکھنے میں وقت ضائع کر رہا ہو۔ ہر قسم کی بیہودہ دلچسپیوں میں حصہ لیتا ہو، اس سے ان کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن روزے کے وقت ان کو اتنی شدت سے احساس ہوتا ہے کہ کہیں ان کی صحت نہ کمزور ہو جائے۔ اور صحت کمزور کرنے والی ہر دوسری عادتیں اس میں ہوں اس سے وہ فکر مند نہیں ہوتے۔ بیچارہ ایک روزہ ہی رہ گیا ہے جس کو رکھنے سے ساری صحت برباد ہو جائے گی اور پڑھائی پر برا اثر پڑے گا۔

یہ بالکل غلط بات ہے اور محض وہم ہے۔ روزے کے نتیجے میں قطعاً کوئی برا اثر پڑھائی پر نہیں پڑتا بلکہ جو لوگ پڑھائی کرنے والے نہیں وہ بھی رمضان میں زیادہ پڑھ لیتے ہیں۔ میں خود بھی ایسے طالب علموں میں سے تھا جو اپنے کورس کی کتابیں بہت کم پڑھتے تھے لیکن مجھے رمضان میں پڑھنے کا موقع زیادہ ملتا تھا۔ کیونکہ اور کوئی دلچسپیاں نہیں۔ قرآن کریم پڑھتا ہے، دینی مطالعہ کرتا ہے اور چونکہ دیگر تمام دلچسپیاں کٹ جاتی ہیں اس لئے پڑھائی کے لئے بھی زیادہ وقت مل جاتا ہے۔ اور پھر اگر وقت کم بھی ملے۔ تو دعاؤں اور نمازوں کے ذریعہ رمضان شریف میں تو طلباء برکت لے کر باہر نکلتے ہیں۔ ان کو علمی نقصان کبھی بھی نہیں ہو سکتا۔ انہی کو علمی نقصان ہو سکتا ہے جو رمضان کا روزہ اس خیال سے چھوڑ دیں کہ ان کو نقصان نہ ہو۔ ایسے لوگوں کے علم میں برکت نہیں پڑ سکتی اور اگر ظاہری طور پر وہ کچھ علمی فائدہ حاصل کر بھی لیں تو بیکار اور بے معنی ہے۔ بہت بڑا فائدہ کھو کر انہوں نے بہت معمولی فائدہ لیا ہے۔ اسی لئے قرآن کریم نے فرمایا:

ان کنتم تعلمون کاش کہ تمہیں پتہ ہوتا کہ تم کیا کھو رہے ہو اگر تمہیں علم ہوتا تو تم کبھی بھی اس فائدے سے محروم نہ رہتے اس لئے جماعتوں کو تمام دنیا میں خصوصیت سے رمضان میں تفصیلی نظر ڈالنے کا انتظام کرنا چاہیئے۔ جن بچوں کے ماں باپ کو یہ سعادت حاصل نہیں کہ وہ اپنے بچے کو تلقین کریں۔ وہاں خدام الاحمدیہ یا لجنہ اماء اللہ کے ذریعے تلقین کی جائے۔ انصار اللہ کے ذریعے کوشش کی جائے۔ جماعت کوئی بھی نظام مقرر کرے مگر

براہ راست ہر احمدی کو یہ پیغام ملنا چاہیئے

کہ خدا تعالیٰ نے اس مہینے میں تم پر روزے فرض کر دیئے ہیں۔ اب تم بتاؤ کہ تم مریض ہو یا مسافر ہو۔ اگر دونوں میں سے کچھ نہیں تو پھر سوا روزے کے اور کوئی راہ نہیں ہے۔ اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ... خدا تم پر تکلیف نہیں ڈالنا چاہتا۔ خدا تمہارے لئے آسانی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ "اس ٹکڑے کو آیت کے اس حصے کے معاً بعد رکھا گیا ہے۔ فعدۃ من ایام اخر۔ ایسے لوگ جو مریض ہوں یا مسافر ہوں ان کو بعد کے ایام میں روزہ رکھنے کی اجازت ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ جہاں تک سہولت دینا چاہتا ہے۔ ہمارے فائدے میں ہے وہ ساری دے دی ہے اور اس کے باوجود، مسافر اور مریض کے علاوہ کسی کو روزہ چھوڑنے کی گنجائش نہیں ہے۔ یاد رکھو، خدا تمہارے لئے تکلیف پیدا نہیں کرنی چاہتا آسانی چاہتا ہے۔ اور آسانی چاہنے کے پیش نظر اس نے مریض اور مسافر کو اجازت دی ہے۔ یعنی جو مریض اور مسافر نہیں ہیں، باوجود اس کے کہ اللہ تمہارے لئے تکلیف نہیں چاہتا، پھر بھی تمہیں مکلف فرما رہا ہے کہ تم نے روزہ ضرور رکھنا ہے۔ اور اس کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ روزے ہی میں مومن کے لئے آسانیاں ہیں اور عسر نہیں ہے جو روزہ چھوڑتا ہے اس کے لئے تکلیفیں ہوں گی۔ یہ مضمون بہت لطیف اور تفصیلی ہے لیکن دنیا کے لحاظ سے ظاہری طور پر نظر آنے کے لحاظ سے بھی، میرا یہ مشاہدہ ہے کہ ایک مہینے کے روزے، روزہ رکھنے والوں کی صحت پر سارے سال کے لئے خوشگوار اثر چھوڑ جاتے ہیں۔ اگر روزوں کے مہینے نہ آتے تو وہ لوگ جو موٹے ہوتے چلے جا رہے ہیں بعض لوگ زیادہ کھانا کھانے کی وجہ سے، بعض لوگ کرسیوں پر بیٹھ کر کام کرنے کے نتیجے میں، بعض دیگر بیماریوں کے نتیجے میں، ان کے ---- (METABOLISM) میٹابولزم کا توازن بگڑ چکا ہوتا ہے۔ ان کے لئے بڑی دقت ہوتی اندرونی بلکہ ان کے اوپر جسمانی بوجھ بڑھتے چلے جاتے ایک مہینہ رمضان کا، ان کو ہلکا کر کے، ان کو چھانٹ کے، ان کو پھر دوبارہ زندہ رہنے کے لائق بنا دیتا ہے۔ جس طرح اچھا مالی سال میں ایک دفعہ درخت کی شاخوں کو کترتا ہے، اس کی چھانٹی کرتا ہے، اوپر سے اس کا بوجھ اتارتا ہے۔ رمضان المبارک، یہی کام ہر مومن کے لئے کر جاتا ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سی،

ان گنت روحانی بیماریوں سے روزہ نجات

بخشتا ہے۔ کسل کی بیماری اور مختلف نوع کی جسمانی بیماریاں، آرام کرنے کی غلط عادتیں، ایک دفعہ سونا اور صبح دس بجے آنکھ کا کھلنا وغیرہ جن سے طبیعت میں کسل پیدا ہوتا ہے اور سستی لاحق ہو جاتی ہے۔ اور رمضان کا مہینہ آدمی کو چست و چالاک کر دیتا ہے۔ اور اس کو یہ بتا دیتا ہے کہ تمہارے لئے کتنی نیند کافی ہے۔ اس سے زیادہ نیند کرنا تمہاری عیاشی ہے جہاں تک ضرورت کا تعلق ہے تمہارے لئے یہی کافی ہے۔

چنانچہ رمضان کا مہینہ بہت ہی زیادہ آسانیاں پیدا کرتا ہے اور پھر اس کی پیدا کردہ آسانیاں انسان سارا سال استعمال کرتا ہے اور بیچ میں پھر جو مزید بوجھ پڑنے شروع ہوتے ہیں پھر رمضان کا مہینہ آ کر ان کو صاف کر جاتا ہے۔ بہر حال یہ مضمون تو بڑا دلچسپ اور تفصیلی ہے کہ رمضان کس قسم کی آسانیاں لیکر آتا ہے اور کس قسم کی مشکلات سے نجات بخشتا ہے۔ پھر فرمایا اور مناسب یہی ہے کہ تم عدت پوری کرو۔ اور خدا تعالیٰ کی تکبیر کرو۔

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

پیشکش:- عبدالرحیم، عبدالرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ، صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

اس اس کے نام کی بلندی کا اعلان کرو۔ اس بات پر کہ اس نے تمہیں ہدایت عطا فرمائی ہے۔ اور یہی مناسب ہے کہ تم اس کے شکر گزار بنو۔" اس کے بعد مضمون کا منتہا بیان ہوا ہے۔ فرمایا

"اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر تجھ سے میرے بندے یہ سوال کریں کہ میں کہاں ہوں۔ میں تو ان کے قریب ہوں۔ جب بھی کوئی بلانے والا مجھے بلاتا ہے میں اس کی دعوت کا جواب دیتا ہوں۔ پس ان کو بھی تو چاہیئے کہ وہ میری باتوں کا جواب دیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔"

اس آیت کریمہ کا گذشتہ آیت کریمہ سے گہرا تعلق ہے، رمضان کے مضمون سے گہرا تعلق ہے۔ جتنا خدا تعالیٰ رمضان کے مہینے میں بندے کے قریب ہوتا ہے اتنا کبھی اور مہینے میں اس کثرت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی قربت کی شہادتیں نہیں ملتیں، اور رمضان کے مہینے میں ایک یا دو یا تین کے ساتھ یہ قربت کا تعلق ظاہر نہیں ہوتا بلکہ کثرت کے ساتھ تمام مومنوں سے یہی سلوک ہوتا ہے۔ اسی لئے یہاں بیان عام ہے۔ عبادی سے مراد بندے بھی ہیں اور عبادی سے مراد عبادت کرنے والے بھی ہیں۔ اور اس موقعہ پر میرے نزدیک یہاں عام عبد مراد نہیں بلکہ عبادت کرنے والے بندے مراد ہیں۔ اور وہی تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے متعلق پوچھا کرتے تھے۔ تو فرمایا "میرے بندے جو میری عبادت کرتے ہیں اگر وہ مجھ سے تعلق کریں تو میں قریب ہوں ان کی دعوت کا جواب دیتا ہوں اور دوں گا۔ لیکن وہ میری ہدایات کا جواب دیں یعنی میری باتوں پر عمل کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔"

یہاں "ولیؤمنوا بی" جب فرمایا تو دل میں ایک اشتباہ بھی پیدا کر دیا اس لئے اس مضمون کو کھولنا چاہیئے۔ اگر ہم عبادی کے مفہوم میں "عبادت" کا مفہوم بھی شامل کر لیں، تو پھر "ولیؤمنوا بی" کو آخر میں بیان فرمانا عجیب معلوم ہوتا ہے اور اگر "عبادت" کا مفہوم نہ بھی شامل کریں تمام بندے سمجھے جائیں تو پھر بھی اس آیت کریمہ کی ترتیب عجیب لگتی ہے۔ فرمایا کہ گویا میں ہر بندے کی دعا کا جواب دیتا ہوں، جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس وہ بھی میری باتوں کا جواب دے اور مجھ پر ایمان لائے اگر ایمان سے پہلے یہ ساری باتیں گذر جاتی ہیں تو پھر ایمان کا کیا سوال ہے۔ جب مکالمہ مخاطبہ شروع ہو جائے جب خدا جواب دینے لگے تو پھر تو انسان شہادت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ پھر "ولیؤمنوا بی" کا کیا مقام ہے؟ "تاکہ وہ ہدایت پائیں۔"

اس کا ایک حل تو یہ ہے کہ

ایمان کے متعلق علماء بہت سی بحثیں اٹھا چکے ہیں

اور بالعموم اکثر علماء کا خیال ہے کہ ایمان ایک مقام پر ٹھہرا نہیں رہتا۔ بعض علماء نے اس سے اختلاف بھی کیا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ ایمان ہے یا نہیں ہے بس یہی دو چیزیں ہیں۔ اور ایمان گھٹتا بڑھتا نہیں ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ ایمان کی بے شمار منازل ہیں اور ایمان کہاں سے شروع ہو کر بڑھتا کہاں پہنچتا ہے تو "ولیؤمنوا" کا مطلب یہاں یہ بھی لیا جا سکتا ہے کہ پھر وہ ان باتوں کے نتیجے میں پھر پر کامل ایمان لے آئیں گے۔ اور ان کو ایمان کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ ایمان کی حلاوت اور شیرینی نصیب ہوگی۔ کیونکہ اس کے بغیر، حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

بن دیکھے کس طرح کسی مہ رو پہ آئے دل — کیسے کوئی خیالی صنم سے لگائے دل
دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی — حسن و جمال یار کے آثار ہی سہی

حالانکہ اس کے بغیر بھی ایمان کی ایک منزل تو انسان کو نصیب ہو ہی جایا کرتی ہے۔ جیسا کہ ایسے بھی خدا پر ایمان لانے والے ہیں جو کسی مذہب کے قائل نہیں۔ لیکن خدا کی ہستی پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس لئے ایمان کے تو بے شمار مراحل، اور بے شمار درجے ہیں۔ یہاں جس ایمان کا ذکر فرمایا گیا ہے وہ ہر رمضان کے بعد جو ایک نیا ایمان نصیب ہوتا ہے اس کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ اور ہر ایمان کے نتیجے میں نئی ہدایت کا رستہ کھلتا ہے۔ جب بھی آپ خدا تعالیٰ پر ایمان لانے میں ترقی کرتے ہیں اور یقین کا ایک نیا مضمون آپ پر کھولا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی آپ کے لئے ترقی کی اور راہیں بھی کشادہ ہوتی ہیں اور نئی راہیں بھی آپ پر کھولی جاتی ہیں۔ چنانچہ "لعلھم یرشدون" سے یہاں یہی مراد ہے۔ پس آپ جو بھی معنے کریں، عبد سے مراد عام بندے لیں یا عبادت کرنے والے بندے مراد لیں۔ دونوں صورتوں میں یہ ایمان کا آخر پر ذکر فرمانا برمحل اور بجا ہے کیونکہ اس سے مراد عام ایمان نہیں بلکہ ایمان کی ترقی یافتہ صورت مراد ہے۔

بہر حال یہ ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ ہر رمضان کے دوران خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق بڑھانے کا ایک خاص موقعہ پیدا ہوتا ہے اور لیلۃ القدر کا جو مضمون ہے جس پر انشاء اللہ پھر کبھی روشنی ڈالوں گا۔ یہ بھی رمضان میں رکھی گئی ہے۔ اور جوں جوں رمضان آگے بڑھتا ہے اور رمضان بھیگنا شروع ہوتا ہے۔ رات کے متعلق کہا جاتا ہے کہ رات بھیگی ہے میں نے یہ لفظ رمضان کے متعلق عمداً استعمال کیا ہے کیونکہ رات بھیگتی ہے جب گہری ہو جائے اور آخر پر دن کے قریب پہنچنے لگے اس وقت شبنم سے بھیگتی ہے اور رمضان جب اختتام اور عید کے قریب پہنچنے لگتا ہے تو آنسوؤں سے بھیگتا ہے اور جتنا زیادہ آپ رمضان میں آگے بڑھتے ہیں اتنا زیادہ یہ نم دار ہوتا چلا جاتا ہے اس لئے میں نے عام سرسری محاورے کے طور پر نہیں کہا بلکہ خاص معنے کے پیش نظر کہا ہے کہ جوں جوں رمضان بھیگتا چلا جاتا ہے خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت میں ایک خاص چمک پیدا ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسان ایک ایسا گہرا تعلق محسوس کرنے لگتا ہے کہ بعض دفعہ تو وہ سمجھتا ہے کہ یہی میری زندگی کا آخری دن ہوتا تو بہتر تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے خاص رحمت اور پیار کے جلوے اسے نصیب ہوتے ہیں۔ اور یہ جو رحمت کا چھینٹا ہے وہ عام ہے کبھی کسی اور مہینے میں اس کثرت کے ساتھ خدا کی رحمت کے ایسے چھینٹے نہیں پھینکے جاتے جو دنیا کے ہر کونے میں ہر ملک میں برس رہے ہوں۔ اور جس کسی پہ بھی پڑیں اسے خوش نصیب بنا دیں

اس لئے

رمضان کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے

رمضان مبارک میں جو لوگ روزے نہیں رکھتے وہ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ وہ کن نیکیوں سے محروم رہ گئے ہیں۔ چند دن کی بھوک انہوں نے برداشت نہیں کی، چند دن کی پابندیاں انہوں نے برداشت نہیں کیں اور بہت ہی بڑی نعمتوں سے محروم رہ گئے۔ اور دنیا کی زنجیروں میں پہلے سے اور بھی زیادہ جکڑے گئے۔ کیونکہ جو رمضان کی پابندیاں برداشت نہیں کرتا اس کی عادتیں دنیا سے مغلوب ہو جاتی ہیں اور وہ درحقیقت اپنے آپ کو مادہ پرستی کے بندھنوں میں خود جکڑنے کا موجب بن جایا کرتا ہے دن بدن یہ لوگ ادنیٰ زندگی کے غلام ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اس کے بعد اگر چاہیں بھی تو پھر ان بندھنوں کو توڑ کر آزاد نہیں ہو سکتے۔ اس لئے یہ بہت ہی ضروری فیصلہ ہے کہ رمضان مبارک کی چند دن کی پابندیاں خدا تعالیٰ نے "ایام معدودات" فرمایا۔ گنتی کے چند دن ہی تو ہیں کر کے تو دیکھو! "ایام معدودات" کا ایک مطلب تو یہ بھی لیا جا سکتا ہے، جن کے اوپر رمضان سخت ہو، ان کو تسلی دینے کے لئے کہ گنتی کے چند دن ہیں۔ گذر جائیں گے۔ کوئی بات نہیں۔ تم تجربہ کرو، تمہیں فائدے پہنچیں گے۔ اس کا ایک اور مطلب یہ ہے کہ گنتی کے چند دن ہی تو ہیں التزام کر کے دیکھو گے۔ تمہیں معلوم ہوگا کہ اس کے فوائد لامتناہی ہیں۔ چند دن کی سختیاں، بہت وسیع فوائد پیچھے چھوڑ جائیں گی کہ تم سارا سال ان چند دنوں کی کمائیاں کھاؤ گے۔ یعنی تھوڑی محنت کے بعد لمبے پھل کا اس میں ذکر فرمایا گیا ہے۔

اس لئے جماعت کو میں پھر تاکید کرتا ہوں کہ باقاعدہ منظم طریق پر ابھی جو ایک دو دن میسر ہیں، یا جہاں عید ذرا دیر سے پہنچے جہاں ان کو چاہیئے کہ جتنے بھی بقیہ رمضان ہوں اس میں باقاعدہ جد و جہد کریں کہ ایک بھی احمدی رمضان کی برکتوں سے محروم رہنے والا نہ ہو۔ جو مریض اور مسافر ہے وہ بھی محروم نہیں رہے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ

نے اس کو اجازت دی ہے۔ اجازت دینے کا یہ مطلب تو نہیں کہ میں تمہیں محروم کر دیتا ہوں۔ ایسے لوگ راتوں کو اٹھ کر دعاؤں میں شامل ہو سکتے ہیں۔ رمضان کی دیگر نیکیوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مثلاً کسی شخص کو اگر سخت کلامی کی عادت ہے۔ اور وہ مریض ہے اور مسافر ہے تو رمضان اس کو روزے سے تو رخصت دیتا ہے لیکن بد کلامی کی اجازت تو نہیں دیتا اور دیگر بدیوں سے رکنے کا، رمضان المبارک جو خاص حکم دیتا ہے اس کا مسافر ہونا یا مریض ہونا اُسے اس حکم سے تو آزاد نہیں کرتا۔ اس لئے ہر شخص خواہ خدا تعالیٰ نے اُسے رخصت عطا فرمائی ہے یا نہیں عطا فرمائی رمضان سے فائدہ حاصل کئے بغیر نہ نکلے

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے ایک دفعہ رمضان کے بعد ایک نظم کہی اور انہوں نے ایک مشہور ٹیپ کا مصرعہ استعمال کیا کہ ع

اب کے بھی دن بہار کے یوں ہی گذر گئے۔

بڑی دردناک نظم ہے۔ لیکن جن لوگوں کو پتہ تھا کہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ خدا کے کیسے عبادت گذار بندے تھے۔ ان کو کچھ اندازہ ہو سکتا ہے کہ جو لوگ عبادت گذار ہیں اُن کو بھی رمضان کے بعد یہ فکر ہوئی ہے کہ کاش ہم اس سے زیادہ حاصل کر سکتے ان کی تمنائیں بلند ہو جاتی ہیں اور وہ جب اپنے حال پر نظر ڈالتے ہیں تو ایک رنگ کی حسرت محسوس کرتے ہیں پس وہ لوگ جنہوں نے نہ روزے رکھے نہ عبادتیں کی اُنکی حسرتوں کا کیا حال ہوگا" اِن کنتم تعلمون" کی بات ہی ہے جو آخر پہ منہ سے نکلتی ہے کہ کاش تمہیں پتہ ہوتا تم بے خبر ہو۔ جنہوں نے بہت محنتیں کیں اور عارف باللہ اور باشعور ہیں ان کو بھی آخر پہ یہ احساس پیدا ہوا کہ اوہو!

برکتوں کا پاکیزہ مہینہ

گذر گیا۔ ہماری کئی کمزوریاں پیچھے رہ گئی ہیں جنہیں ہم دور نہیں کر سکے۔ کئی بوجھ ہیں جنہیں ہم اتار نہیں سکے۔ کئی نعمتیں ہیں جن سے ہم ابھی بھی محروم چلے آرہے ہیں۔ گو خدا نے بہت کچھ عطا کیا لیکن ہمارے دل کی طلب پوری نہیں ہو سکی۔ یہ باخبر لوگوں کا حال ہے۔ جو بے خبر ہیں ان بیچاروں کو تو پتہ ہی نہیں کہ کیا چیز اُن کے لئے آئی تھی اور کیا گذر گئی۔ اس لئے باشعور اور باخبر لوگوں کا کام ہے کہ بے خبر لوگوں کو مطلع کریں ان کو جھنجھوڑیں اور بیدار کریں۔ ان کی منتیں کریں۔ کہیں کہ گنتی کے چند دن ہیں تم کر کے تو دیکھو۔ اور بچوں کو بھی عادت ڈالیں۔ ایک روزہ مہینے میں دو دو رکھے اسی طرح آہستہ آہستہ بچپن میں جو ماں باپ اپنے بچوں کو عادت ڈالتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو توفیق دیتا ہے کہ انہیں رمضان سے محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ یہ رمضان ہمارے لئے یہ برکت بھی چھوڑ جائے گا۔ کہ وہ احمدی جو پہلے روزہ نہیں رکھتے تھے کثرت کے ساتھ اس رمضان کی برکت سے روزے رکھنے والے احمدی بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ضرورت بھی بہت ہے۔ انتہائی مشکلات کے دن ہیں۔ جماعت پر کئی قسم کی سختیاں ہیں پھر کام کرنے کے دن ہیں۔ نئی صدی کے کام ہیں ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں نئی جماعتیں آرہی ہیں جتنے روزے دار بڑھیں گے اتنے باخدا انسان بڑھیں گے اور جتنے باخدا انسان بڑھیں گے اور جتنا خدا سے پیوند بڑھے گا اتنی زیادہ برکتیں نازل ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہماری برکتوں کو وسیع کرے اور ہماری محرومیوں کے راستے بند کر دے (آمین) فرمایا:

خطبہ ثانیہ سے پہلے

دو اعلان

کرنے والے ہیں۔

جرمنی کے دورے کے دوران مجھ سے عہدیداروں اور بعض جرمن احمدیوں کی طرف سے یہ شکوہ کیا گیا کہ تحریک جدید کے اعلان کے وقت میں نے انگلستان، امریکہ وغیرہ کی تعریف تو کی کہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر ان کو تحریک جدید میں آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائی، لیکن جرمنی کا ذکر چھوڑ دیا حالانکہ وہ بھی نہ صرف دعاؤں کے محتاج ہیں بلکہ اس پہلو سے سب سے بڑھ کر محتاج ہیں کیونکہ پاکستان کے بعد دنیا میں سب سے زیادہ سالانہ تحریک جدید کا چندہ، جرمنی کی جماعت دے رہی ہے تو جرمنی میں نے ان سے کہا کہ افسوس ہے کہ اس وقت یہ بات میرے علم میں نہیں تھی۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ ان کی بھیجی ہوئی اطلاع کہیں رستے ہی میں رہی ہے اور مجھ تک بر وقت نہیں پہنچی اس لئے اب اس کو درست کرنا ضروری ہے جرمنی کا گذشتہ سال کا چندہ ......۹۰ پاؤنڈ تھا یعنی ۱۸ ۲۵۱ جرمن مارک۔ اس کے مقابل پر انگلستان کا چندہ ......۶۰ پاؤنڈ تھا۔ امریکہ کا ......۲۸ پاؤنڈ اور کینیڈا کا ......۲۶ پاؤنڈ تھا لہذا ان کا شکوہ برحق ہے کہ ان سے پیچھے رہنے والی جماعتوں کی تحریک ہو گئی اور جو اول آئے ہیں ان کا ذکر ہی نہیں۔

جرمنی کی جماعت اکثر، نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ اور بڑے جذباتی ہیں۔ جو بھی اسی ہے لیکن جن خیالات میں پاکستان سے نکلے ہیں اس کی وجہ سے جذباتی ہیں اور وہاں کا نیک اثر ان پر پڑا ہے کہ وہ جن بعض نیکیوں سے وہ اپنے ملک میں محروم تھے انہوں نے وہ نیکیاں جرمنی میں آ کے اختیار کی ہیں اور بہت سے ایسے نوجوان جو چندوں میں غافل تھے اور دین کی راہ میں وقت کی قربانی پیش کرنے میں پیچھے تھے یہاں آ کر اللہ کے فضل سے صف اول کے احمدی بن رہے ہیں۔ بعض کمزوریاں بھی ہیں۔ میں ان کے متعلق بھی ان کو نصیحت کر کے آیا ہوں۔ لیکن بالعموم مجھے یہ جماعت بہت ہی پیاری ہے بڑے مخلص، فدائی نوجوان ہیں۔ اور ان میں آواز پر لبیک کہنے کا ایسا جذبہ ہے اور جوش پیدا ہو جاتا ہے کہ حیرت ہوتی ہے ایک دوسرے سے مسابقت کی روح اختیار کرتے ہوئے، ہر اُس نیکی کے میدان میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں جس کی طرف ان کو بلایا جاتا ہے۔ جو بعض کمزوریاں ہیں ان کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ بھی جہاں ان کے لئے یہ دعا کریں کہ اللہ انہیں ان کی نیکیوں کی جزا دے وہاں یہ دعا بھی ضروری ہے کہ وہاں کے معاشرے کی بعض خرابیاں کمزوریاں جو وہ اپنے ساتھ لے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان سے بھی نجات بخشے اور ہر پہلو سے دین و دنیا کی حسنات عطا کرے۔

اب

چند مرحومین کی نماز جنازہ غائب

کا اعلان ہے جو جمعے کی نماز کے بعد پڑھی جائیگی سب سے پہلے اور سب سے اہم حضرت سید منیر الحصنی کا ذکر خیر ضروری ہے۔ یہ دمشق کے رہنے والے تھے اور بہت لمبے عرصہ سے شام (SYRIA) کی جماعت کے امیر چلے آرہے تھے۔ انہوں اور وہ ایں بہت اعلیٰ درجے کا مقام رکھتے تھے اور مجھے اس بارے میں شبہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا کہ

یدعون لک ابدال الشام وعباد اللّٰہ من العرب"

ان ابدال الشام اور عباد اللہ من العرب میں حضرت سید منیر الحصنی بھی شامل ہیں۔ مجھے خود بھی ان سے کئی بار ملنے کا موقعہ ملا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بہت ہی عاشق تھے۔ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر فائز اور بہت ہی منکسر المزاج اور فدائی بزرگ تھے۔ آپ کو معلوم ہے کہ بعض وجوہات کی بناء پر جماعت پر دمشق میں بڑی دیر سے سختیاں ہیں اور بڑی پابندیاں ہیں۔ اس کے باوجود انہوں نے ان باتوں کی قطعاً پرواہ نہیں کی اور جماعت کے شیرازے کو منتشر نہیں ہونے دیا۔ اور جماعت ان کی ذات کے ارد گرد ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مضبوطی سے قائم رہی اور ان کی وفات سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام فرما دیا کہ خدا کے اور ایسے بندے پیدا ہو گئے جن کے ذریعے جماعت کمزور ہونے کی بجائے پہلے سے اور بھی مضبوط ہو گئی ہے اور بڑھ گئی ہے اور ترقی کی راہوں پر زیادہ تیزی سے چلنا شروع کر چکی ہے۔ اس بارے میں منیر الحصنی صاحب نے مجھے اپنی ایک رویا بھی لکھی تھی۔ جس سے یہی اندازہ ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کو وصال سے پہلے ایسا وقت دکھا دے گا کہ ان کو تسلی ہو کہ جماعت سنبھالی گئی ہے اور ان کو اس بات کی کوئی فکر نہیں مجھے خوشی ہے کہ اُن کو اس پہلو سے پوری طرح اطمینان ہو چکا تھا۔ وہ جگہ جہاں بڑی دیر سے تبلیغ رکی ہوئی تھی اب پچھلے دو تین سال سے وہاں اس کثرت سے دوستوں میں توجہ اور تبلیغ کا جوش پیدا ہوا ہے کہ شدید مشکلات اور خطرات کے باوجود بھی جماعت نے تیزی سے پھیلنا شروع کیا ہے اور وہ

سارے نوجوان اور مخلصین منیر الحصنی صاحب سے آکر ملتے تھی مجھے بلکہ ان کی ترغیب سے ہی ان کی بیعتیں آیا کرتی تھیں۔ اس نے مجھے بڑا اطمینان ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ جو مبشر وعدہ فرمایا تھا اُسے اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے ہوئے دیکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ کو ۱۹۲۷ء میں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے ذریعے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی تھی۔ مارچ ۱۹۲۸ء میں آپ کو امیر مقرر کیا گیا گویا میری ساری عمر سے ان کی امارت کی عمر نو مہینے کے قریب زیادہ تھی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ان کے متعلق بہت ہی اچھے خیالات اور رائے کا اظہار فرمایا۔ ایک موقعے پر فرمایا کہ " منیر الحصنی صاحب کے ذریعے خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت شام اخلاص میں ترقی کر رہی ہے اور دنیا کی احمدی جماعتوں میں بلند مقام رکھتی ہے"۔

دوسرا جنازہ غائب مکرم میجر جنرل بشیر احمد صاحب راولپنڈی کا ہے یہ بھی اپنے آخری ایام میں جماعت سے خصوصیت کے ساتھ گہرا تعلق رکھتے اور اپنے گھر کو خدمت دین کے لئے پیش کرتے تھے، اور مجھے بھی کئی دفعہ راولپنڈی جانے کا اتفاق ہوا۔ ان کے گھر میں ہی سوال و جواب کی مجالس لگا کرتی تھیں کیونکہ ان کی اہلیہ کا رسوخ کافی تھا۔ یہ اپنے دوستوں اور تعلق والوں کو دعوت دیا کرتے تھے۔ اور بڑی محبت سے جماعت کی خدمت کیا کرتے تھے۔

مکرم پروفیسر محمد دین صاحب کو ربوہ کے سب لوگ جانتے ہیں اور باہر کے دوست بھی کیونکہ وہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بہت لمبا عرصہ تک پروفیسر رہے۔ اس سے پہلے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بھی استاد تھے۔ چوہدری غنی محمد صاحب یہ داؤد احمد صاحب نگران تحریک جدید صدر انجمن احمدیہ کے والد تھے۔

عبد اللہ صاحب جماعت انڈونیشیا۔ پاڈانگ کے پریذیڈنٹ تھے۔ بڑے مخلص فدائی اور بڑے مشکل حالات میں بڑی وفا کے ساتھ جماعت کی خدمت کرتے رہے۔

مکرم شیخ محمد صاحب گجراتی ابتدائی درویشان قادیان میں سے تھے۔ مکرمہ تقیہ اقبال صاحبہ۔ محمد دستی صاحب قائد خدام الاحمدیہ انگلستان کی پھوپھی تھیں۔ مکرمہ منصورہ اختر صاحبہ یہ موصیہ بھی تھیں۔ قریشی نور الحسن صاحب کی بیوہ تھیں۔ مکرمہ رانی بیگم صاحبہ۔ محمد اسلم صاحب بھلوانا قائد ضلع راولپنڈی کی والدہ تھیں مکرمہ مختار بیگم صاحبہ۔ بدر عالم اعوان صاحب کی اہلیہ۔ مکرمہ فضیلت النساء صاحبہ۔ منیر احمد صاحب (اٹسلو (OSLO)) ان کے داماد ہیں۔ مکرم نور محمد صاحب۔ صاحب حسین صاحب، صدر جماعت قادر پور کے چچا مکرم عبد الاحد خان صاحب۔ ان کے بیٹے مکرم محمود صاحب نے تبریز سے درخواست کی ہے یہ سسرال کے رہنے والے تھے۔ مکرم سید ریاض ناصر صاحب یہ ریحان محمود صاحب کے بھائی تھے۔ کراچی سے وفات کی اطلاع ملی ہے۔ والدہ فرحت رحمن۔ یہ خواجہ عبد الرحمن صاحب کی بیوہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے سارے بچے بشیر الرحمن وغیرہ بڑے مخلص احمدی ہیں۔ خود بڑی محبت اور اخلاص کا تعلق سلسلہ سے رکھتی تھیں۔ ان کے بارے میں ان کی بیٹی نے خط لکھا ہے۔

درخواست دعا

ہماری ایک نو احمدی بہن محترمہ سیدہ امیر النساء صاحبہ عرف عائشہ بفضلہ تعالیٰ امید سے ہیں۔ موصوفہ پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے نیک صالح و خادم دین اولاد نرینہ عطا ہونے نیز مجھ سے قرآن کریم پڑھنے والا ایک غیر احمدی بچہ دو روپے اعانت بدر میں ادا کر کے امتحان میں نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات نیز خود کو اور اپنے والد کو قبولیت احمدیت کی سعادت عطا ہونے کے لئے اسی طرح خود بھی عاجزہ بھی اپنے آنکھ کے آپریشن کی کامیابی اور مقبول خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست کرتی ہے۔

خاکسار۔ زاہدہ بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدر آباد

اعلانات نکاح اور تقریب شادی و رخصتانہ

(۱) ۔ مورخہ ۹ ؍ ۸۸ کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مکرمہ فاطمۃ الزہرا صاحبہ بنت مکرم محمد احمد صاحب نسیم درویش مرحوم کا نکاح محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر تعلیم و جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا اور مناسب موقعہ خطبہ نکاح ارشاد فرمایا۔ مورخہ ۱۶ ؍ ۸۸ کو بعد نماز مغرب مکرم محمد احمد صاحب نسیم مرحوم کے مکان پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی معیت میں اجتماعی دعا کے بعد مکرمہ فاطمۃ الزہرا صاحبہ کا رخصتانہ عمل میں آیا۔ اور مورخہ ۲۳ ؍ ۸۸ کو بعد نماز مغرب محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز نے اپنے مکان پر دعوت ولیمہ مسنونہ کا اہتمام کیا۔ قارئین سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۲) ۔ مورخہ ۹ ؍ ۸۸ کو ہی بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے عزیزہ صادقہ پروین سلمہا بنت مکرم حکمت اللہ صاحب قادیان کا نکاح عزیز قریشی رشید احمد سلمہ ابن مکرم قریشی محمد سلطان صاحب مرحوم مقیم دہلی کے ساتھ مبلغ ساڑھے تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا قارئین سے اس رشتہ کے بھی ہر جہت سے بابرکت ہونے اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ایڈیٹر)

شکریہ اور درخواست دعا

(۱) ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے نور نظر عزیز سلطان محمد نے (Engineering) B.E. کا فائنل امتحان نمایاں کامیابی کے ساتھ ختم کر لیا ہے۔ ... اور اللہ تعالیٰ نے اسے یہاں ایک مقامی کمپنی میں ملازمت بھی دلوادی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اس خوشی میں ... روپے اعانت بدر کے لئے ارسال ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔ اسی طرح بڑی بیٹی عزیزہ مبارکہ نصرت نے M.Sc. فرسٹ ایر (بائیو کیمسٹری) کا، دوسری بیٹی عزیزہ صالحہ عتیقہ نے B.Sc. ہوم سائنس سے سیکنڈ ایر کا اور تیسری بیٹی عزیزہ منصورہ قانتہ انٹر سائنس پاس کر کے اب میڈیکل انٹرنس کا اور چھوٹے بیٹے عزیز خالد احمد نے دسویں کا امتحان دیا ہے۔ میں تمام بزرگان و احباب جماعت کی دردمندانہ دعاؤں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے مزید دعا کی مودبانہ درخواست کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ ان بچوں کو اپنے اپنے امتحانوں میں نمایاں کامیابی سے نوازے اور دین و دنیا کی حسنات عطا کرتے ہوئے نیک قسمت کرے آمین۔ خاکسار اپنی اور اپنے شوہر محترم کی صحت و تندرستی کے لئے اور انجام بخیر ہونے کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتی ہے۔

خاکسار۔ فرحت الدین سکندر آباد

(۲) ۔ گزشتہ ماہ انگلینڈ سے میرے بیٹے عزیز ڈاکٹر نعیم احمد سلمہ کے M.R.C.P. میں کامیابی کی خوشکن خبر موصول ہوئی تھی اور اب عزیز کی انگلینڈ کے ایک اور بڑے سخت COMPETITION میں کامیابی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ انگلینڈ سے ایک اور خوش کن خبر یہ بھی ملی ہے کہ میرے نواسے عزیز عبد السلام بلال احمد (عمر دس سال) نے بھی مقابلہ کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اور اس کا داخلہ ایک بہت ہی اچھے اور معیاری سکول میں ہو گیا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ ہر دو عزیزان کی نمایاں کامیابیوں کیلئے حاجزہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، بزرگان و احباب جماعت کی دردمندانہ دعاؤں کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے عزیزان عاجزانہ دعاؤں کی خواستگار ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں عزیزوں کو ملنے والی یہ کامیابیاں ہر جہت سے بابرکت کرے اور عزیزان کی کامیابیوں کے حصول کا پیش خیمہ بنائے نیز میرے چاروں بچوں اور ان کے اہل و عیال کو بھی اپنے فضلوں سے نوازے اور دینی و دنیوی عزتیں عطا فرمائے۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ درویشی فنڈ اور اعانت بدر میں پانچصد روپے ادا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

خاکسارہ عذرا شمیم آرہ (بہار)

مرکز احمدیت قادیان میں عید الفطر کی پُرمسرت اور مبارک تقریب

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے نماز عید پڑھائی اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا

رپورٹ مرتبہ: قریشی محمد فضل اللہ

قادیان ۱۸ ہجرت (مئی) — آج یہاں عید الفطر کی پُرمسرت تقریب سعید اسلامی روایات کے عین مطابق مومنانہ وقار اور شان و شوکت کے ساتھ منائی گئی جس میں مقامی احمدی احباب و مستورات اور بچوں کے علاوہ گزشتہ سالوں سے کہیں زیادہ تعداد میں مضافات سے آئے ہوئے مسلمان بھائیوں نے بھی جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا جس کی وجہ سے مسجد اقصیٰ نمازیوں سے کھچا کھچ بھر گئی۔ الحمد للہ

حسب پروگرام ٹھیک ۹ بجے صبح مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی اقتداء میں عید الفطر کا دوگانہ ادا کیا جبکہ مستورات نے لاؤڈ سپیکر کی مدد سے مسجد مبارک، بیت الفکر اور دالان حضرت اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں نماز ادا کی۔

نمازِ عید کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مناسب موقع ایک دلنشین اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے فرمایا کہ آج ہم سب یہاں اپنے آقا و مولیٰ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی تعمیل میں جمع ہوئے ہیں کہ ماہِ رمضان المبارک کے اختتام پر عید منائیں اور ان سعادتوں کے حصول پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے محض اپنے فضل سے اس ماہِ مقدس میں ہماری روحانی سیرابی کے سامان فراہم کئے۔ نوافل اور نمازِ تہجد و تراویح کی ادائیگی، تلاوت کلام پاک کا اہتمام اور روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائی اور بھوک و پیاس کی شدت برداشت کرنے کے نتیجے میں ہمیں یہ سبق بھی دیا کہ ہم خدا کی دوسری مخلوق کی بھوک اور پیاس کو محسوس کر سکیں اسے دور کرنے کی حتی الامکان کوشش کریں اور ان کے ساتھ پیار و محبت کا سلوک کریں۔ الحمد للہ کہ ہمیں اپنے اندر ان اوصاف کو اجاگر کرنے کی ماہِ رمضان المبارک میں توفیق عطا ہوئی جس کے لئے میں آپ سب کو عید الفطر کی پُرخلوص مبارکباد دیتا ہوں۔ عید کے معنے بار بار آنے والی خوشی کے ہیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ سے دُعا کرنی چاہیئے کہ ہماری زندگیوں میں خوشی کے ایسے مبارک دن بار بار اور جلد جلد آئیں اور ہمیں حقیقی خوشیوں سے معمور وہ دن بھی دیکھنا نصیب ہو جب ہم خدا کا قرب حاصل کر کے اس کی بخشش کے حقدار بن جائیں۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اس عید میں خصوصی طور پر کمزور طبقہ کی نگہداشت اور ان کا خیال رکھنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس دن ہر مسلمان کی طرف سے خواہ وہ نوزائیدہ بچہ ہی کیوں نہ ہو صدقۃ الفطر ادا کیا جائے۔ اور یہ حکم ہر امیر غریب، حتیٰ کہ ایک مسکین کے لئے بھی ہے۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ جہاں عبادات سے خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے وہاں اس کی مخلوق سے ہمدردی اور خدمت بھی حصول قربِ الٰہی کا ایک ذریعہ ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جہاں صدقۃ الفطر کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے وہاں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ لوگوں کے سامنے اپنی حاجتیں بیان کرنا پسندیدہ امر نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کے بعض بندے بڑے ہی صابر و شاکر ہوتے ہیں اس ضمن میں آپ نے ایک انتہائی نصیحت آموز واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے ایک بوڑھی عورت سے دریافت فرمایا کہ مائی! اگر کوئی حاجت ہو تو بتاؤ۔ اس نے کہا کہ اللہ کے فضل سے میری سب حاجتیں پوری ہو چکی ہیں ہم دو ماں بیٹا ہیں۔ دو روٹیاں مل جاتی ہیں ایک میں کھا لیتی ہوں اور ایک میرا بیٹا کھا کر گزارہ کر لیتا ہے گھر میں ایک چارپائی بھی ہے جس پر ہم دونوں سو رہتے ہیں اگر آپ نے میری ضرورت ہی پوری کرنی ہے تو مجھے موٹے حروف والا کوئی قرآن دے دیں کیونکہ میری نظر کمزور ہو گئی ہے اور میں کلام الٰہی نہیں پڑھ سکتی یہ واقعہ بیان کر کے آپ نے فرمایا کہ درحقیقت مومن کے لئے سب سے پیاری چیز قرآن مجید ہی ہونا چاہیئے۔

آخر پر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پڑھ کر سُنائے جو غریب اور کمزور طبقہ کی ہمدردی سے تعلق رکھتے تھے۔ اور اعلان فرمایا کہ ہمیں موجودہ حالات میں خاص طور پر اسیروں کی ضرورتیں پوری کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے تاکہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اسیرانِ راہِ مولیٰ کی ضرورتوں کو پورا کریں۔ اور ان کی رہائی کے سامان پیدا ہوں۔

آپ نے فرمایا کہ یہ عید جماعتِ احمدیہ کی پہلی صدی کی آخری عید ہے اور صد سالہ جوبلی کا جشن منانے کا وقت بہت قریب آگیا ہے۔ اس لئے احباب و مستورات اس جشن کے شایانِ شان اہتمام کے لئے اپنی رضاکارانہ خدمات بھی پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے آمین۔

خطبہ ثانیہ کے دوران آپ نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا تہنیت عید پر مشتمل وہ رُوح پرور پیغام پڑھ کر سُنایا تھا جو لندن سے بذریعہ فون دہلی اور وہاں سے بذریعہ ڈاک قادیان میں موصول ہوا تھا۔ ازاں بعد آپ نے لجنہ اماء اللہ بھارت کے لئے موصولہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کا خصوصی پیغام اور اندرون و بیرون ملک سے موصولہ بعض برقی پیغامات بھی پڑھ کر سُنائے خطبہ کے اختتام پر آپ نے طویل اجتماعی دُعا کروائی۔ جس کے بعد تمام احباب نے ایک دوسرے سے مصافحہ و معانقہ کر کے عید کی مبارکباد دی۔

نمازِ عید کے بعد حسبِ سابق اس مرتبہ بھی مضافات سے آئے ہوئے تمام مسلمان بھائیوں کی پلاؤ اور زردہ سے ضیافت کی گئی جس کے لئے عملہ لنگر خانہ کے ساتھ مقامی خدام و احباب نے مخلصانہ تعاون کیا فجزاھم اللہ خیراً۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان تمام مسلمان بھائیوں کو نورِ بصیرت عطا کرے اور انہیں بھی امام الزمان سیدنا حضرت امام مہدی علیہ السلام پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

لجنات بھارت کے نام محترمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کا

تہنیت عید پر مشتمل خصوصی پیغام

ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کے دن دُنیا بھر کے احمدی مرد و زن پورے جوش و خروش سے عید الفطر منا رہے ہیں۔ یہ عید اس شکرانے کے طور پر منائی جاتی ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے اخلاقی و روحانی پروگرام پر عمل کرتے ہوئے رمضان کے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائی — اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی روحانی خوشی اور مسرت کا ہی نام عید ہے۔ خوشی کے اس موقعہ پر میں آپ سب کو دلی عید مبارک پیش کرتی ہوں۔

ہم انشاء اللہ بہت جلد احمدیت کی نئی صدی میں داخل ہونے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہم اگلی صدی کے تقاضے پورے کرنے والے ہوں۔ اور احمدیت کے لئے بیش قدر قربانیاں پیش کرنے والے ہوں۔

عید کے دن اسیرانِ راہِ مولیٰ کو خاص طور پر اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ جو محض احمدیت کی خاطر جیلوں اور قید کی سختیاں برداشت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد تمام اسیروں کی رستگاری کے سامان پیدا فرمائے۔ اسی طرح اپنے ان تمام بہن بھائیوں کو بھی یاد رکھیں جو مفلس اور ضرورت مند ہیں اور انہیں بھی جو بیمار اور علیل ہیں۔ ایک بار پھر آپ سب کو دلی عید مبارک پیش کرتی ہوں۔ خاکسار: مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

تسلسل کیلئے

خلافتِ راشدہ کے آخر میں رونما ہونے والے اختلافات کی حقیقت

ایک اثنا عشری دوست کے بعض سوالات کے بصیرت افروز جوابات

از سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(قسط دوم۔ آخری)

فرقہ اثنا عشری سے تعلق رکھنے والے ایک خوش خیال اور باذوق دوست جناب میر افضل علی صاحب بی اے، اکتوبر ۱۹۱۵ء میں قادیان تشریف لائے اور انہوں نے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں چند سوالات لکھ کر پیش کئے۔ حضور رضی اللہ عنہ نے اسی مجلس میں ان سوالات کے جو بصیرت افروز جوابات ارشاد فرمائے، اُن کی دوسری اور آخری قسط قارئین بدر کے ازدیادِ علم کے لئے ذیل میں پیش ہے۔

خاکسار: محمد عظمت اللہ قریشی بنگلور

سوال :۔ جس حالت میں منصبِ خلافت پر عزل و نصب محض کثرتِ رائے سے ہو سکتا ہے اور ہم خلفاء کو مامور تو مان ہی نہیں سکتے تو پھر غیر مامور کی اطاعت ہر شخص پر فرض کیونکر قرار دی جا سکتی ہے۔ اگر ایک شخص اپنی روشنی ضمیر میں کسی خلیفہ سے انحراف کرے تو خواہ نظام سلسلہ بگڑتا ہوا دیکھ کر اس کی یہ حرکت سیاسی غلطی بھی مان لی جائے پھر بھی مذہبًا وہ قابلِ عقوبت کیونکر ہو سکتا ہے۔

جواب :۔ خلافتِ حقہ کا عزل کبھی نہیں ہوتا۔ اور خود ہٹنا بھی گناہ ہے۔

سوال :۔ امام حسنؓ کیوں ہٹ گئے؟

جواب :۔ اس کی ایک خاص وجہ ہوئی وہ سمجھے کہ میں انتخاب سے خلیفہ نہیں ہوا اور باپ کے بعد معًا بیٹا اس صورت میں ٹھیک نہیں۔ پاک دل تھا گو اجتہاد میں غلطی ہوئی۔

سوال :۔ حضرت علیؓ نے اپنا معاملہ جو حَکَم کے سپرد کر دیا تھا۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ عزل ہو سکتا ہے۔

جواب :۔ میں ہرگز اس بات کو نہیں مانتا کہ حضرت علیؓ نے اپنا عزل منظور کر لیا تھا۔ بلکہ حضرت علی نے یہ بتانا چاہا تھا کہ یہ شرارت کر رہے ہیں۔ چنانچہ اسی وجہ سے جب فیصلہ ہوا تو آپ نے مانا نہیں۔ اصولاً یہ بات نہیں مانی تھی کہ عزل منظور ہے بلکہ بات یہ مانی تھی کہ قرآن کا فیصلہ منظور ہے اور خلافت کا عزل کرنا (بعد اس کے قیام کے) قرآن مجید کے خلاف ہے۔ پس یہ کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ حضرت علیؓ نے اصولاً اپنا عزل مان لیا تھا۔

سوال :۔ جب نصب جماعت کی رائے پر ہے تو عزل کیوں اس کی رائے پر نہیں ہو سکتا۔

جواب :۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ایک نبی کی بیعت بھی اپنی مرضی سے ہوتی ہے مگر اس کی بیعت سے نکلنا انسان کو مرتد بنا دیتا ہے۔ جس کے لئے کفار سے بھی زیادہ سخت احکام ہیں۔ خلافت بے شک مومنوں کے انتخاب سے بھی ہوتی ہے مگر خلیفے قائم کرنا دراصل خدا تعالیٰ کا کام ہے اور خدا کے کام کو مٹانا انسان کے لئے جائز نہیں۔ حضرت نبی کریم کی بعثتِ اولیٰ کی نظیر موجود ہے۔ خدا نے خلافت قائم کرنے کا وعدہ کیا۔ پھر جس طرح وہ پورا ہوا وہ جائز طریق ہے قیام خلافت کا اور لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ کے ماتحت ہمیں ماننا ہوگا کہ اس طریق سے جس پر سر چہار خلفاء کی خلافت ہوئی۔ خلافت قائم ہونا اس کا خدا کی طرف سے دیا جانا ہے پھر اس معاملہ میں میں خود صاحبِ تجربہ ہوں۔ میں پورے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ خلافت خدا ہی قائم کرتا۔ اور خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ جس فتنہ عظیمہ اور مخمصہ کثیرہ کے وقت خدا نے مجھے خلیفہ بنایا ایک انسان بلکہ تمام جماعت کی طاقت میں بھی ہرگز نہ تھا کہ مجھے خلیفہ نامزد کر کے پھر وہ تمکین دین دے سکتے اور وہ امن بعد خوف پیدا کرتے جو خدا نے میرے لئے کیا اور بغیر کسی میری ذرا سی کوشش کے مفسدین و مخالفین کو نیچا دکھایا۔ ان کے گروہوں کو جیسا کہ اس قادر ذوالجلال نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ کہ لَيُمَزِّقَنَّهُمْ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ ان کی جمعیت پراگندہ ہو گئی اور خدا تعالیٰ کی بات غالب ہوئی۔ میں نے بھی خیال کیا تھا کہ خلافت چھوڑ دوں اور اپنے آپ کو معزول کر لوں۔ مگر جب استخارہ کیا اور بہت دعائیں کیں تو مجھے ایک رؤیا میں سمجھایا گیا کہ یہ جائز نہیں۔ تب میرا دل مستحکم ہو گیا اور میں نے اس کے سلسلہ کا خادم بننا قبول کیا۔

سوال :۔ چند سال پیشتر مولوی محمد علی اور خواجہ کمال الدین سلسلہ احمدیہ کے لئے باعثِ فخر و مباہات سمجھے جاتے تھے اور نبی کے معتمد صحابی ہونے کی وجہ سے درست بھی تھا۔ اب اس اختلاف نے اگر ان کو جاہ طلب اور منافق ثابت کر دیا تو شیعہ نقطۂ خیال سے بھی جاہ طلبی اور منافقت اصحابِ رسول اللہ صلعم میں بھی رونما ہو سکتی ہے اور حضرت علی اور حضرت ابوبکر کا اختلاف اور حضرت علی اور امیر معاویہ میں جو لڑائی باوجود رسول اکرم کے صحابی ہونے کے ممکن الوقوع تھی۔ ان تاریخی اور موجودہ تنازعات نے جو ایک بزرگ ترین رسول اور نبی ظلی کے اصحابِ خاص اور معتمدینِ خصوصی میں ظاہر ہوئے ہیں۔ اغیار پر حضور سرورِ کائنات اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم کا (جو گروہِ خاص میں منافقین میں پیدا کرنے میں صرف ہو جائے) کیا اثر ہو سکتا ہے اور کیا احترام ہونا چاہیئے۔

جواب :۔ اس معاملہ میں شیعوں اور ہم میں ایک فرق ہے۔ شیعہ تو صرف چند آدمیوں کو مومن سمجھتے ہیں باقی سب منافق۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ حضرت اقدس کے کثیر اصحاب حق پر ہیں۔ صرف معدودے چند ہیں جو غلطی پر اَڑ رہے ہیں۔ باقی رہا یہ اعتراض کہ نبی کے اصحاب گمراہ ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ سو میں تو دیکھتا ہوں، خدا کے ولی بھی گمراہی میں گر جاتے ہیں، دیکھئے ایک شخص کا ذکر قرآن مجید میں ہے وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ اور صحابیوں کی نظیر تو ہر مذہب و ملت میں موجود ہے حضرت موسیٰؑ کے صحابی ہی تھے جو اپنے نبی کی ذرا سی غیر حاضری ہی میں بچھڑا پوجنے لگ گئے۔ ان کی تعداد تین ہزار بتائی گئی ہے۔ پھر نوحؑ کا بیٹا بھی آخر صحبت ہی میں رہتا تھا اسے ہدایت ہی نہ ہوئی یہودا اسکریوطی بھی صحبت ہی میں رہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب وحی بھی صحابی ہی تھا اور معتمد علیہ۔ پس چند لوگوں کا بگڑ جانا اس مذہب کے باطل ہونے کی دلیل نہیں۔ ہاں کثرت نہیں ہونی چاہیئے منافقوں کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ جس چیز پر نفاق ہو اس کے مطابق فتویٰ ہوگا۔

حضرت علیؓ و حضرت ابوبکرؓ میں تو کوئی اختلاف نہیں اور امیر معاویہ حضرت علی کے بعد زندہ رہے اس لئے ہم انہیں بُرا نہیں کہتے جبکہ انہوں نے صلح کر لی اور امام حسنؓ نے بھی مان لیا۔ آپ اس بات پر غور کریں اگر وہ خدا کے نزدیک بے قصور اور متقی ثابت ہوئے تو جو انہیں بُرا کہتے ہیں ان پر مواخذہ ہوگا۔ لیکن اگر وہ بُرے ہیں تو ہم انہیں نیک کہتے ہیں تو جو امام حسن کا حشر ہوگا وہی ہمارا ہو جائے گا۔

پھر ایسی باتوں سے لوگوں پر حق مشتبہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ صادقوں کے مقابلے پر اٹھنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ امام حسین کے مقابلہ پر یزید اٹھا تو کیا اس کا نام و نشان نہیں مٹ گیا۔ امام حسینؑ بے شک شہید ہو گئے مگر جس غلطی کے مٹانے کے لئے وہ کھڑے ہوئے تھے وہ مٹ گئی یزید خود شرمندہ ہوا۔ اس کی اولاد پھر امام حسین کی اولاد کی خادم ہوئی۔ وہ مومن جو کسی خاص کام کے لئے مامور ہوتے ہیں۔ ان کے قتل ہونے میں کوئی حرج نہیں پڑتا امام حسینؓ خدا کی تلوار تھے۔ لوگوں کو وہ ٹوٹی نظر آتی ہوگی۔ میں تو دیکھتا ہوں اس نے وہ کام کیا جس کا اثر اب تک موجود ہے۔

سوال :۔ امام حسین کو آپ کیا سمجھتے ہیں۔ انہوں نے ایک جسمانی خلیفہ کے مقابل جنگ کی۔

جواب :۔ میں امام حسین کو خدا کا ایک برگزیدہ سمجھتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ خدا کے حکم سے یزیدیت مٹانے کے لئے کھڑے ہوئے تھے مگر ایسے مامور نہیں جن کی بعثت عام ہوتی ہے بلکہ ایک خاص کام کے لئے۔ اور جنہوں نے ان کا مقابلہ کیا سخت غلطی کی۔ مگر نہ ماننے سے ان پر فسق کا فتویٰ نہیں اس لئے کہ آپ خلفاء اربعہ کی طرح خلیفہ نہ تھے اور نہ مامور تھے۔ ہاں جنہوں نے ظلم کیا وہ ظالم ہیں جنہوں نے متعمدًا قتل کیا وہ جہنمی ہوں گے۔

(منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان دسمبر ۱۹۱۵ء)

قسط دوم و سوم (آخری)

احمدیت کا پیدا کردہ روحانی انقلاب

احمدیت نے دنیا کو کیا دیا اور کیا اصلاحات کیں!

تقریر محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی وکیل الاعلیٰ تحریک جدید بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان دسمبر ۱۹۸۷ء

تحریک احمدیت نے قرآن مجید کی روشنی میں انبیاء علیہم السلام کو معصوم عن الخطاء ثابت کیا۔ اور مفسرین نے ان کی طرف جو غلط باتیں ان کی شان کے خلاف منسوب کیں ان کی تردید کی اور بتایا کہ سب نبی معصوم اور مقدس ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا۔

ہر رسولے آفتاب صدق بود
ہر رسولے بود مہر انورے

ہر رسول سچائی کا سورج تھا۔ ہر رسول نہایت روشن آفتاب تھا۔

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کے تمام نبی معصوم عن الخطاء ہوتے ہیں۔ وہ سچائی کا زندہ نمونہ اور دنیا کی جیتی جاگتی تصویر ہوتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی صفات کے مظہر ہوتے ہیں اور اپنی صفائی اور خوبصورتی سے خدا تعالیٰ کی سبوحیت اور قدوسیت اور اس کے بے عیب ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ درحقیقت وہ آئینہ ہوتے ہیں کہ جس میں بدکار لوگ دوسرے اپنی شکل دیکھ کر اپنی بدصورتی اور زشتی رُوئی کو ان کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔ نہ آدم شریعت کا توڑنے والا تھا۔ نہ نوح گنہگار تھا۔ نہ ابراہیم نے کبھی جھوٹ بولا۔ نہ یعقوب نے دھوکہ دیا۔ نہ یوسف نے بدی کا ارادہ کیا۔ یا چوری کی یا فریب کیا نہ موسیٰ نے ناحق کوئی خون کیا۔ نہ داؤد نے کسی کی بیوی ناحق چھینی۔ نہ سلیمان نے کسی مشرکہ کی محبت میں اپنے فرائض کو بھلایا۔ یا گھوڑوں کی محبت میں نماز سے غفلت کی۔ نہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چھوٹا یا بڑا گناہ کیا۔ آپ کی ذات تمام عیوب سے پاک تھی اور تمام گناہوں سے محفوظ اور معصوم۔ جو آپ کی عیب شماری کرتا ہے وہ خود اپنے گند کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ سب افسانے جو آپ کی نسبت مشہور ہیں بعض منافقوں کی روایات ہیں جو تاریخی طور پر ثابت نہیں ہو سکتے۔ آپ کی باقی زندگی ان روایات کے بالکل برخلاف ہے۔ اور جس قدر اس قسم کی باتیں آپ کی نسبت مشہور ہیں یا تو منافقوں کے جھوٹے اتہامات کی بقیہ یادگار ہیں یا کلام الٰہی کے غلط اور خلاف مراد معنی کرنے سے پیدا ہوتی ہیں۔"

(دعوۃ الامیر صفحہ ۱۲۸-۱۲۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام نے انبیاء علیہم السلام کی طرف منسوب باتوں کے اصل حقائق بیان فرمائے ہیں۔ نمونۃً حضرت سلیمان اور ملکہ بلقیس کا واقعہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف میں ایک ملکہ کا قصہ لکھا ہے۔ جو آفتاب پرست تھی اور اس کا نام بلقیس تھا اور اپنے ملک کی بادشاہ تھی اور ایسا ہوا کہ اس وقت کے نبی نے اس کو دھمکی دے بھیجا کہ تجھے ہمارے پاس حاضر ہونا چاہیئے ورنہ ہمارا لشکر تیرے پر چڑھائی کرے گا اور پھر تیری خیر نہیں ہو گی۔ پس وہ ڈر گئی اور اس نبی کے پاس حاضر ہونے کے لیے اپنے شہر سے روانہ ہوئی اور قبل اس کے وہ حاضر ہو اس کو متنبہ کرنے کیلئے ایک محل تیار کیا گیا جس پر نہایت مصفا شیشہ کا فرش تھا اور اس فرش کے نیچے نہر کی طرح ایک وسیع خندق تیار کی گئی جس میں پانی بہتا تھا اور پانی میں مچھلیاں چلتی تھیں جب وہ ملکہ اس جگہ پہنچی تو اسے حکم دیا گیا کہ محل کے اندر آجانا۔ تب اس نے نزدیک جا کر دیکھا کہ پانی زور سے بہہ رہا ہے اور اس میں مچھلیاں ہیں۔ اس نظارہ سے اس پر یہ اثر ہوا کہ اس نے اپنی پنڈلیوں پر سے کپڑا اٹھا لیا کہ ایسا نہ ہو کہ پانی میں تر ہو جائیں۔ تب اس نبی نے اس ملکہ کو جس کا نام بلقیس تھا آواز دی کہ اے بلقیس تو کس غلطی میں گرفتار ہو گئی۔ یہ تو پانی نہیں جس سے ڈر کر تو نے پاجامہ اوپر اٹھا لیا۔ یہ تو شیشہ کا فرش ہے اور پانی اس کے نیچے ہے۔ اس مقام میں قرآن شریف میں یہ آیت ہے۔ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ یعنی اس نبی نے کہا اے بلقیس تو کیوں دھوکا کھاتی ہے۔ یہ تو شیش محل کے شیشے ہیں جو اوپر کی سطح پر بطور فرش کے لگائے گئے ہیں اور پانی جو زور سے بہہ رہا ہے وہ تو ان شیشوں کے نیچے ہے نہ کہ یہ خود پانی ہے۔ تب وہ سمجھ گئی کہ میری مذہبی غلطی پر مجھے ہوشیار کیا گیا ہے اور میں نے الحقیقت جہالت کی راہ اختیار کر رکھی تھی جو سورج کی پوجا کرتی تھی۔ تب وہ خدائے واحد لاشریک پر ایمان لائی اور اس کی آنکھیں کھل گئیں اور اس نے یقین کر لیا کہ وہ طاقت عظمیٰ جس کی پرستش کرنی چاہیئے وہ تو اور ہے اور میں دھوکہ میں رہی اور سفلی چیز کو معبود ٹھہرایا۔ اور اس نبی کی تقریر کا ماحصل یہ تھا کہ دنیا ایک شیش محل ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اور عناصر وغیرہ جو کچھ کام کر رہے ہیں یہ دراصل ان کے کام نہیں۔ یہ تو بطور شیشوں کے ہیں بلکہ ان کے نیچے ایک مخفی طاقت ہے جو خدا ہے۔"

(نسیم دعوت صفحہ ۷۸-۷۹)

(۳) تحریک احمدیت نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح مقام کو ظاہر فرمایا۔ اور یہ بتایا کہ آپ کا فیض ابد الآباد تک جاری ہے۔ اختصاراً میں بتانا چاہتا ہوں کہ احمدیت کے نزدیک رسولوں کے سلسلہ میں سب سے مرکزی شخصیت فخر الاولین والآخرین خاتم النبیین حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دیگر انبیاء علیہم السلام کی عزت و حرمت احمدیت کے ایمان کا جزو ہے تو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کُل انبیاء پر اس کے ایمان کا جزو اعظم۔ اور اس کے رگ و ریشہ میں سمائی ہوئی بات ہے۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

اُمت محمدیہ میں بے شمار عشاقِ رسولؐ گزرے ہیں جن میں حضرت امیر خسرو کا مقام بہت بلند ہے۔ آپ فرماتے ہیں ؎

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

مگر بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال و جلال کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں ؎

صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہِ ذقن
واں مسیحِ ناصری شُد از دمِ او بیشمار

فرماتے ہیں میں سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہ ذقن میں لاکھوں یوسف دیکھتا ہوں اور حضورؐ کے دم سے بے شمار مسیح پیدا ہو چکے ہیں۔ سچ ہے ؎

خاک پائے مصطفیٰؐ بہتر ہے ہر اکسیر سے
سینکڑوں عیسیٰ بنے اس خاک کی تاثیر سے

پس تحریک احمدیت کے ذریعہ ہمیں یہ

معلوم ہوا کہ اسلام کا خدا زندہ ہے اب بھی وہ کلام کرتا ہے۔ قرآن مجید کی قوت قدسیہ غیر معمولی ہے جس پر عمل کرنے سے انسان نجات حاصل کر سکتا ہے۔ قرآن مجید کی صحیح تفسیر کا علم ہوا۔ انبیاء علیہم السلام کی عظمت کا علم ہوا۔ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کی اعلیٰ وارفع شان کا علم ہوا۔ اور اسلام کے آئندہ غالب ہونے پر یقین ہوا اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے انبیاء علیہم السلام کا طریقہ اختیار کرنے کا موقعہ ملا۔

میں اپنی تقریر کے آخر میں اب اسی اہم معاملے پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے جہاں مسلمانوں کی اندرونی اصلاح کا کام سرانجام دیا وہاں آپ نے غیر مذاہب کے ان حملوں کا نہایت ہی دلیری کے ساتھ دفاع کیا جو وہ اسلام پر کر رہے تھے۔ اور تبلیغ اسلام کا ایک وسیع پروگرام بنایا اور آپ، یہ پروگرام لے کر کھڑے ہوئے کہ یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ بلکہ تمام دنیا کے دلوں پر حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی حکومت قائم کر دیں اور اسلام کا جھنڈا اکناف عالم میں لہرا دیں گے۔

آپ کے تبلیغی کارناموں اور دفاعی حملوں میں براہین احمدیہ کی تصنیف ہے جو حضور نے چار حصوں میں تصنیف فرمائی جس کی بابت مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے لکھا:۔

"ہماری رائے میں یہ کتاب (براہین احمدیہ) اس زمانہ میں اور موجودہ حالات کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا۔ اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی وجانی وقلمی ولسانی وحالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی جاتی ہے۔

(رسالہ اشاعت السنہ جلد ۷ ص ۶)

مولوی ابو الحسن ندوی کہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنی تمام طاقت ایک ہی مسئلہ پر مرکوز کر دی اور وہ مسئلہ وفات مسیح کا ہے۔

میرے دوستو! یہی وہ مسئلہ ہے جس کے ذریعہ آپ نے عیسائی مذہب کے عقائد کو پاش پاش کر دیا اور عیسائیت کو شکست فاش دی۔ اس کا اعتراف مولوی نور محمد صاحب نقشبندی دیباچہ قرآن مجید میں کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"پادری لیفرائے پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت لے کر اور حلف اٹھا کر ولایت سے چلا۔ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنا لوں گا۔ ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا۔ .... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر بجسد خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ اس کے خیال میں کارگر ثابت ہوا۔ تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہوئے اور لیفرائے اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ ؑ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں۔ پس اگر تم سعادت مند ہو تو مجھے قبول کر لو۔ اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک پادریوں کو شکست فاش دیدی۔" (ص ۳۰)

(ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تبلیغ اسلام کا فریضہ اپنی زندگی میں ادا فرمایا اور آپ کے بعد جماعت احمدیہ اس اہم فریضہ کو ادا کر رہی ہے چنانچہ

(الف) جماعت احمدیہ مختلف ممالک میں اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر جو حملے ہو رہے ہیں ان کے جواب میں کثیر تعداد میں لٹریچر شائع کر رہی ہے۔

(ب) سینکڑوں تبلیغی مراکز بیرونی ممالک میں قائم کر چکی ہے۔

(ج) مساجد، مشنوں اور تعلیمی اداروں کا قیام کر چکی ہے۔

چنانچہ اس کا اعتراف غیروں کو بھی ہے ہفت روزہ "ہماری زبان" علیگڑھ نے ۲۳ دسمبر ۱۹۵۸ء کی اشاعت میں لکھا:۔

"موجودہ زمانہ میں احمدی جماعت نے منظم تبلیغ کی جو مثال قائم کی ہے وہ حیرت انگیز ہے۔ لٹریچر، مساجد و مدارس کے ذریعہ یہ لوگ ایشیا، یورپ اور امریکہ کے دور دور گوشوں تک اپنی کوششوں کا سلسلہ جاری کر چکے ہیں۔"

علامہ نیاز فتحپوری لکھتے ہیں:۔

"اس وقت مسلمانوں میں ان کو (احمدیوں کو) بے دین اور کافر کہنے والے تو بہت ہیں لیکن مجھے تو آج ان مدعیان اسلام کی جماعتوں میں کوئی جماعت ایسی نظر نہیں آتی جو اپنی پاکیزہ معاشرت اپنے اسلامی رکھ رکھاؤ، اپنی تاب مقاومت اور خوئے صبر و استقامت میں احمدیوں کے خاک پا کو بھی پہنچتی ہو۔"

(نگار لکھنؤ ماہ جولائی ۱۹۶۰ء)

احمدیت کا نفوذ اور اس کے ذریعہ پیدا کردہ انقلاب

گزشتہ سال جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ایک سو چودہ ۱۱۴ ممالک ایسے ہیں جن میں احمدیت داخل ہو چکی ہے اور گزشتہ سال یہ تعداد ایک سو آٹھ تھی۔ امسال چھ ممالک کا ان میں اضافہ ہوا۔ اور ۱۹۸۴ء میں جب میں یہاں آیا تو ان ممالک کی تعداد جن میں احمدیت داخل ہو چکی تھی، اکانوے تھی۔ گزشتہ تین سال کے عرصہ میں جو بظاہر جماعت کے لئے ابتلاء کا زمانہ تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۳ نئے ممالک کا اضافہ ہوا۔"

فرمایا:۔ "پچانوے سالوں میں اکانوے ممالک میں احمدیت داخل ہوئی تھی اور میرے یہاں آنے کے بعد اب صرف تین سال کے عرصہ میں اور تین سال بھی وہ جس میں دشمن نے جماعت کو مٹانے کی پوری کوشش کی، خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ۲۳ نئے ممالک احمدیت کو عطا فرمائے اور امسال ۸۷-۱۹۸۶ء میں چھ نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔"

حضور نے بتایا کہ اس وقت تک کل چار سو مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ پھل عطا کیا ہے جو پاکستان میں مساجد مسمار کی گئی ہیں ان کی تعداد چار ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک ایک مسجد کے بدلہ سو سو مساجد عطا کی ہیں۔

برطانیہ کے اس جلسے میں نائیجیریا کے دو بادشاہ تشریف لائے۔ ان میں ایک بادشاہ کے ماتحت سو چیف ہیں اور ۲۵۵ کے قریب گاؤں ہیں۔ اور دوسرے بادشاہ ایک سٹیٹ کے بہت بڑے اوبا (OBA) ہیں اور اڈی روکو (IDIROKO) نائیجیریا کا مشہور بارڈر ہے جو ریپبلک آف بینن سے ملتا ہے، ان کا تعلق ہے ان کے ماتحت دو مزید بادشاہ کام کرتے ہیں اور ان کو اپنے علاقہ میں اس قدر عزت اور احترام سے دیکھا جاتا ہے کہ کسی کو ان کے دربار میں جوتیاں پہن کر آنے کی اجازت نہیں۔ حضور انور نے ان دونوں کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت لباس میں سے ان کو تبرک کے طور پر کپڑا عطا فرمایا۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا الہام "میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔" بڑی شان کے ساتھ پورا ہوا۔

یہ ہے احمدیت کے ذریعہ پیدا کردہ انقلاب اور انشاء اللہ تحریک احمدیت کے ذریعے ساری دنیا میں پھر سے حقیقی اسلام قائم ہوگا۔ خانہ کعبہ اقوام عالم کا مرکز بنے گا۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی بادشاہت ساری دنیا میں قائم ہو گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائیگا اور یہ سلسلہ مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں انسان کی نہیں یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۵۲)

خدا خود جبر و استبداد کو برباد کر دیگا
وہ ہر سو احمدی ہی احمدی آباد کر دے گا
صداقت میرے آقا کی زمانے میں عیاں ہوگی
جہاں میں احمدیت کامیاب و کامراں ہوگی

والد محترم حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی یاد میں

از محترمہ زینب حسن صاحبہ بیگم مکرم شیخ محمود الحسن صاحب لاہور

۳۰ جنوری ۱۹۶۲ء کو ہم ڈھاکہ میں تھے۔ مجھ کو بذریعہ تار والد صاحب کی طرف سے اطلاع ملی کہ "Papa wants you"۔ اس میں بیماری کی خبر تو نہ تھی مگر یہ بھی شفقت کا راز بھی پوشیدہ تھا۔ میرے شوہر محترم نے سفر کی تمام کارروائیاں مکمل کر کے مجھ کو جلد ہی حیدر آباد محترم والدین کے قدموں میں پہنچا دیا۔ الحمدللہ۔ خدا نے مجھ عاجز کو چند روز آپ کی نیک صحبت میں رہنے کا موقعہ میسر کیا۔ جس کے لئے میں اللہ تعالےٰ کا جس قدر شکر کروں کم ہے۔ الحمدللہ۔

بیماری تو خاص نہ تھی۔ مگر کمزوری اور ضعف زیادہ تھا۔ اس میں بھی نمازوں کی پابندی۔ روزوں کا شوق، صدقہ و خیرات کی فکر اور دربارِ خلافت سے رابطہ کا خیال ہر ہر دم غالب رہا۔ آخر ۲۱ رمضان کی مبارک شام کو عین مغرب کی اذان کے وقت آپ ہم سب کو چھوڑ کر خدا کے حضور پہنچ گئے! انا للہ و انا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اللہ تعالےٰ آپ پر ہزار ہزار رحمتیں اور برکتوں کا نزول ہر دم و ہر آن ان پر ہو۔ درجات بلند سے بلند تر ہوں۔ مولا کریم کی رضا مندی اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب ہو۔ آمین۔

شادی سے قبل ۲۰ سال کا زمانہ تو ظاہر ہے کہ محترم والدین کے سایۂ عاطفت ہی میں گزرا۔ شادی کے بعد کا زمانہ باوجود دور رہنے کے میں اپنے شوہر محترم کے ساتھ آپ کی پاکیزہ صحبت اور شفقت کے حصول کے لئے ان کے پاس پہنچ جاتی تھی۔ جب تک دور رہتی خط و کتابت کے ذریعہ ہر ہفتہ خط سے اپنی خیریت اور دعاؤں کا تحفہ ضرور حاصل کرتی۔ "دین و دنیا میں اللہ تمکو خوش و خرم رکھے" ان کا یہ قیمتی تحفہ ہر خط میں مجھ کو ملتا رہا۔ الحمدللہ۔ اب جبکہ ان کو ہم سے جدا ہوئے ۲۶ سال کا عرصہ گذر چکا۔ مجھے ابھی تک اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کی خیریت کی برابر اطلاع ملتی رہی! محترم والد صاحب نے اس وقت جبکہ وہ ہنوز احمدیت سے مشرف نہیں ہوئے تھے خدا سے دعا کی کہ وہ اپنے والدین کو خواب میں دیکھیں۔ ابھی دس روز بھی نہ گذرے تھے کہ خدا نے آپکی خواہش پوری کر دی اور اپنی ہستی کا ثبوت دے دیا۔ الحمدللہ۔ خدا تعالےٰ اپنے فضل سے ان کی خیریت سے میرے بے چین دل کو بھی شاد کرتے رہتے ہیں۔

احمدیت سے قبل کی زندگی والد صاحب محترم کی کیسی تھی وہ مجھ کو یاد نہیں۔ دادا جان مرحوم چونکہ ۴۰ سال کی عمر میں ہی وفات پا چکے تھے۔ اس لئے والد صاحب کو اکثر اپنے چھوٹے بھائیوں کے مستقبل کی فکر رہتی تھی۔ آپ کی اپنی عمر بھی اس وقت ۲۰/۲۲ سے زیادہ نہ تھی۔ آپ کا تعلق بوہرہ فرقہ سے تھا۔ دینِ اسلام سے واقفیت زیادہ نہ تھی۔ تاہم کبھی کبھی نماز پڑھ لیتے تھے۔ البتہ اللہ تعالےٰ نے آپکی خوبیوں سے واقف تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بھی آپ کو خواب میں دیکھا کہ آپ پر آسمان سے نور کی بارش ہوتی ہے۔ الحمدللہ۔

اللہ تعالےٰ نے آپکے لئے اس رنگ میں تبلیغ حق کا انتظام کیا کہ نظام حیدر آباد سے ملاقات کے لئے حضرت مفتی صاحب ... حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی اور حضرت مولانا نیر صاحب پر مشتمل وفد حیدر آباد بھجوایا گیا اس نے حیدر آباد سے سکندر آباد پہنچکر آپ سے ملاقات کی اور تبلیغ کا سلسلہ شروع ہوا۔ روزانہ قرآن شریف کا درس ہوتا رہا۔ ان بزرگ حضرات نے محترم والد صاحب کو سمجھانے کی بہت کوشش کی۔ لیکن والد صاحب محترم اپنے اس عقیدے پر مصر تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی یا مجدد کی ضرورت نہیں۔ آخر یہ وفد واپس قادیان چلا گیا۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بذریعہ خواب بتایا گیا کہ یہ شخص ضرور ایمان لائے گا اور سلسلہ کی بڑی خدمت کرے گا۔ چنانچہ والد صاحب محترم اپنے طور پر اهدنا الصراط المستقیم کا درد اور حق یا لازم سے رکھکر دعائیں کرتے رہے۔ آخر اللہ تعالےٰ نے آپ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کی صداقت کا انکشاف کیا اور بتایا کہ یہ چودھویں صدی کے مجدد ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے عقائد میں پیدا شدہ خرابیوں کی اصلاح کی غرض سے مبعوث کیا ہے۔ اس انکشاف کے بعد والد صاحب محترم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔

پھر ہماری پیاری محترمہ والدہ صاحبہ بھی دعاؤں کے نتیجہ میں خوب تسلی کر کے خدا کے فضل سے احمدیت میں شامل ہو گئیں۔ اب یہ دونوں پانچ وقت نماز پڑھنے لگے۔ ماہ رمضان کے روزے اور نفل وغیرہ ادا کرنے لگے۔ پردہ جو کبھی نہ کیا تھا اس پر بھی عمل شروع ہو گیا۔ حج کی استطاعت جب خدا نے دی تو محترم والدین نے میری ہمشیرہ کو جس کی عمر ۱۴ سال تھی، ساتھ لے کر حج کا فریضہ بھی ادا کیا۔ یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جبکہ اندرون حجاز سفر اونٹوں پر کیا جاتا تھا۔ حج سے واپسی کے بعد محترم والد صاحب نے سارا کاروبار اپنے بھائی کے سپرد کر دیا۔ اور اپنا تمام وقت اور مال اسلام احمدیت کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ بے شمار کتابیں اردو انگریزی اور گجراتی میں لکھیں۔ جن کے کئی کئی ایڈیشن شائع ہوئے۔ دلچسپی رکھنے والوں کو "مفت" ارسال فرماتے۔ خط و کتابت کا سلسلہ بھی رہا۔ خدا کے فضل سے ان کے ذریعہ تین سو سے زیادہ لوگ اسلام اور احمدیت میں داخل ہوئے۔ الحمدللہ یہ تھی اس رویا کی حقیقت جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس شکل میں دکھا تھا کہ والد صاحب بیٹھے ہیں اور آسمان کی ایک کھڑکی سے آپ پر نور کی بارش ہو رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی ہزار ہزار رحمتیں ہوں حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر جن کی کوشش و دعاؤں سے حضرت والد صاحب کو حق کا پیغام پہنچا۔ اور خدا کی ہزار ہزار رحمتوں کا نزول ہو ان تینوں بزرگوں پر بھی جن کے ذریعہ سے قبلہ والد صاحب کو احمدیت کا پیغام پہنچا۔

پیارے والدین چاہتے تھے کہ ان کی تمام اولاد بھی دیندار اور خادم دین بنے۔ میرے محترم بھائی سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب بوجہ پڑھائی کے سلسلہ میں ۷ سال لندن میں رہے اور اسی طرح لخت جگر عزیزم صالح محمد الہ دین جو بفضلہ تعالےٰ حافظ قرآن بھی ہیں۔ پڑھائی کے سلسلہ میں امریکہ رہے لیکن خدا کے فضل سے کسی قسم کی بری عادت میں مبتلا نہیں ہوئے۔ وفات کے وقت محترم والد صاحب عزیزم صالح محمد کو یاد کرتے رہے تاکہ ان سے خاص دعائیں اور قرآن سنیں وہ اس وقت امریکہ تھے۔

میرے چھوٹے بھائی سیٹھ یوسف احمد الہ دین سکندر آباد میں والد صاحب کی مسجد کو آباد رکھے ہوئے ہیں۔ اور اشاعت اسلام کا جو کام والد صاحب محترم کرتے تھے اسے جہاں تک ہو سکے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ برادرم موصوف کچھ عرصہ سے دورانِ سر کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو کامل شفا اور صحت والی لمبی عمر دے۔ آمین۔

آخر میں بہنا اپنے شوہر کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتی ہوں۔ جن کی بینائی رفتہ رفتہ کم ہوتے ہوتے اب تین سال سے بالکل ختم ہو چکی ہے۔ مولا کریم اپنا فضل کرے اور اپنی بے انتہا قدرت سے انہیں نور و روشنی عطا کرے۔ اور صحت والی عمر عطا فرمائے سب اس کے فضلوں کے محتاج ہیں۔

میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ، خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور تمام بھائی بہنوں کی دلی دعاؤں کی مشکور ہوں اور پہلے سے زیادہ دعاؤں کی طلب گار۔ اللہ تعالےٰ سب عزیزوں کو صحت و عافیت والی کامیاب زندگی عطا کرے۔ اور تمام احباب کو اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

درخواستہائے دعا

○ — مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی شاہجہانپور دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے تحریر فرماتے ہیں کہ عزیز عبد المالک قریشی سلمہٗ قائد مجلس خدام الاحمدیہ شاہجہانپور کے گھر عنقریب ولادت ہونے والی ہے۔ نیک صالح اور خادم دین اولاد نرینہ عطا ہونے کے لئے ○ — محترمہ مریم بیگم صاحبہ بد اجتباع سرینگر کشمیر روپیہ صدقہ ادا کر کے اپنے بیٹے عزیز دانش احمد سلمہٗ کی صحت کاملہ پریشانیوں کے ازالہ اور فارغ البالی عطا ہونے کے لئے ○ — محترمہ زینب بیگم صاحبہ سرینگر مختلف مدات میں فی صد پانچ روپے ادا کر کے انجام بخیر ہونے اور اپنی بیٹی عزیزہ شمیمہ بانو صاحبہ کی شادی خانہ آبادی کے لئے ○ — محترمہ سارہ بیگم صاحبہ حیدر آباد دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے پریشانیوں کے ازالہ اور مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست کرتی ہیں۔

(ادارہ)

انتقالِ پُر ملال

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ درج کی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ مدراس کے سابق صدر محترم جناب علی محی الدین صاحب ایک عرصہ تک علیل رہنے کے بعد مورخہ ۲۲/۲۳ اپریل کی رات کو ساڑھے بارہ بجے ۸۰ سالی انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم مدراس کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ اور آپ نے احمدیت کی خاطر بہت سی مشقتیں اور تکالیف برداشت کیں۔ مرکز قادیان اور وہاں کے نمائندگان کی بہت عزت و احترام کرتے تھے۔ بہت ہی فیاض اور مہمان نواز تھے۔ جب تک مدراس میں مشن ہاؤس تعمیر نہیں ہوا تمام مبلغین کرام اور مرکزی نمائندگان آپ ہی کے مہمان ہوتے تھے مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے ساتھ بھی والہانہ عشق تھا۔ اور بہت ہی عزت و احترام کے ساتھ اُن کا نام لیا کرتے تھے۔ ہمیشہ ہی خلافت کے ساتھ رہا اور تعلق اور کامل وفاداری کا نمونہ دکھایا۔

آپ زیادہ پڑھے لکھے نہ تھے تاہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے عاشق تھے اور ہمیشہ حضور اقدس علیہ السلام کی کوئی نہ کوئی کتاب زیر مطالعہ رکھتے تھے۔ مرحوم کو دعوت الی اللہ کے کاموں میں ایک قسم کا جنون تھا۔ آپ کی تبلیغ کے ذریعہ کئی سعید روحوں کو احمدیت نصیب ہوئی تھی۔ محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کی خلافت احمدیہ سے وابستگی میں آپ کا بہت بڑا دخل تھا۔

آپ کی تدفین دوسرے دن صبح ۱۱ بجے عام قبرستان میں عمل میں لائی گئی۔ نماز جنازہ اور تدفین میں احمدیوں کے علاوہ بہت سارے غیر احمدیوں نے بھی شرکت کی۔ مرحوم اپنے پیچھے اپنی بیوہ، دو بیٹوں اور دو بیٹیوں کے علاوہ کئی نواسے نواسیاں اور پوتے پوتی بھی چھوڑ گئے ہیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور بلندی درجات سے نوازے نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کی اولاد کو بھی سلسلہ کی مخلص اور فدائی بنا دے۔ آمین۔

خاکسار محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس

عہدیداران اور مخلصین جماعت کا دلی شکریہ

یہ امر باعث مسرت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضل و احسان اور سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی درد مندانہ دعاؤں کے طفیل صدر انجمن احمدیہ قادیان کے لازمی و دیگر چندہ جات کا بجٹ برائے سال ۸۸-۱۹۸۷ء حسب سابق اس مرتبہ بھی نمایاں اضافے کے مطابق پورا ہوا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

عہدیداران جماعت احمدیہ بھارت نے روز افزوں جماعتی ضروریات کی بناء پر سال گذشتہ کے اضافہ شدہ بجٹ کو پورا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کیسا تھ جس مستعدی، انتھک اور دلی ذوق و شوق کے ساتھ دن رات انتھک کام لیا اور مخلصین جماعت نے اس سلسلہ میں جس غیر معمولی اخلاص اور جذبۂ فدائیت کے ساتھ عہدیداران مالی مقامی اور انسپکٹران نظارت بیت المال آمد سے قلبی تعاون فرمایا اس کے لئے نظارت ہذا ان سب مخلصین کی تہہ دل سے مشکور ہے۔ اور بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کے مقدس الہام "یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ" کے مصداق دین کی بے لوث خدمت کے لئے بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کرنے والے بہن بھائیوں کے ایمان و اخلاص، جذبہ فدائیت و ایثار اور اموال و نفوس میں بے انتہاء برکتیں نازل فرمائے اور انہیں آئندہ پہلے سے کہیں زیادہ بہتر رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ اَللّٰھُمَّ آمِین بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن۔

نظارت کی طرف سے تمام سیکرٹریانِ مال کی خدمت میں ان کی جماعت کے بجٹ لازمی چندہ جات ۸۸-۱۹۸۷ء اور اس کے بالمقابل دوران سال داخل خزانہ ہونیوالی رقوم کا مد وار گوشوارہ بھجوایا جا رہا ہے۔ امید واثق ہے کہ اس گوشوارہ کے مطابق ان کی جماعت بھی اپنے بجٹ لازمی چندہ جات کو صد فی صد پورا کر چکی ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ وبتوفیقہ۔ خدانخواستہ اگر ایسا نہیں تو نظارت ہذا امید کرتی ہے کہ وہ باقیماندہ کمی کو جلد از جلد پورا کرنے کے لئے ابھی سے اہتمام کریں گے۔ اور حتی الامکان کوشش کریں گے کہ وہ سالِ نو کے بجٹ کے ساتھ سال گذشتہ کی کمی کو بھی بتمام و کمال پورا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنے بے پایاں فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

سیکرٹریانِ مال سے درخواست ہے کہ وہ مقامی ریکارڈ کی روشنی میں اس گوشوارے کا بغور جائزہ لیں، اور اگر اس میں کمی بیشی محسوس کریں تو اولین فرصت میں اس کی تفصیل سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں تا دفتری ریکارڈ میں درستی کی جا سکے۔ بصورت دیگر نظارت کے تیار کردہ حساب کی صحت کے بارہ میں تصدیق کر کے ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

انعامی مقالہ لجنات بھارت

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے جلسہ سالانہ ۱۹۸۶ء کے موقعہ پر تمام لجنات کو سرکلر دیا گیا تھا کہ صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر لجنہ کی ممبرات کو ایک انعامی مقالہ لکھنے کا موقعہ دیا جا رہا ہے۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے بہترین مقالہ لکھنے پر انشاء اللہ العزیز ۵۰۰/- روپے انعام دیا جائے گا۔ اس مقالہ کے لئے آخری تاریخ یکم دسمبر ۱۹۸۷ء دی گئی تھی لیکن سوائے ایک ممبر کے ابھی تک کسی لجنہ کی ممبر کا مقالہ مرکز میں نہیں ملا۔ اس مقالہ کے لئے مزید وقت دیا جا رہا ہے جس کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۸۸ء ہوگی اور انعام حاصل کرنے والی کو انعام سالانہ اجتماع ۱۹۸۹ء پر دیا جائے گا۔ بہنیں کوشش کریں اور اس میعاد کے اندر اندر اپنا مقالہ بذریعہ رجسٹری دفتر لجنہ مرکزیہ کے پتہ پر بھجوانے کی کوشش کریں۔

عنوان مقالہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود کی بعثت کے بعد پہلی صدی میں پوری ہونے والی آپ کی پیشگوئیاں۔

شرائط مقالہ لکھنے کے لئے شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ حجم مقالہ ۱۲ تا ۱۵ فل اسکیپ صفحات

۲۔ مقالہ خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھا ہو۔

۳۔ منتخب شدہ ہر پیشگوئی کب کی۔ کب پوری ہوئی۔ چیدہ چیدہ واقعات نام تاثرات پر روشنی ڈالیں۔

۴۔ تحریر غلطیوں سے پاک اور زبان عمدہ ہو۔

۵۔ مقالہ میں دیئے گئے حوالہ جات درست اور مکمل ہوں۔ نام کتاب اور صفحات کے نمبروں کا اندراج ہو۔

۶۔ مقالہ بھرپور مطالعہ کے بعد خود تحریر کیا جائے۔

۷۔ مقالہ نگاروں سے انٹرویو بھی لیا جائے گا۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

---

۳۱ دسمبر ۱۹۸۸ء

ادائیگی صد سالہ جوبلی فنڈ کی آخری تاریخ

احباب جماعتہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ "صد سالہ جوبلی فنڈ" کی سو فیصد ادائیگی کی آخری تاریخ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۸۸ء ہے۔ اس بابرکت تحریک میں بیشتر مخلصین جماعت نے ۱۹۷۳ء میں اپنے گرانقدر وعدے نوٹ کرائے تھے جن پر اب پندرہ سال پورے ہونے کو ہیں۔ زندگی بھر مالی قربانی کا یہ ایک نادر اور سنہری موقع ہے جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں عطا ہوا ہے۔ لہٰذا تمام بقایا داران سے گذارش ہے کہ وہ اپنے ذمہ "صد سالہ جوبلی فنڈ" کی واجب الادا رقوم جلد از جلد ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ واضح رہے کہ ۳۱ دسمبر ۱۹۸۸ء کے بعد اس تحریک کا دفتر بند ہو جائے گا۔ خدا نہ کرے کہ اس تاریخ کے گذر جانے کے بعد ہم میں سے کسی کو بقائے کی وجہ سے محرومی اور ندامت کا سامنا کرنا پڑے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ضروری اعلان بسلسلہ سیٹ روحانی خزائن

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ "سیٹ روحانی خزائن" جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ کتب اور ملفوظات مکتوبات نیز تفسیر کبیر ۱۴ جلدوں پر مشتمل سیٹ چھپ کر نظارت ہذا میں آچکا ہے۔ جو دوست خریدنے کے خواہشمند ہوں وہ دفتر نشر و اشاعت کو اطلاع دیں۔ اس کی قیمت مبلغ -/۳۰۰۰ روپے ہے اور ڈاک خرچ خریدار کے ذمہ ہوگا جو تقریباً -/۱۰۰ روپے ہے۔

۲- اب تک جو دوست سیٹ خرید کر لے چکے ہیں اپنے سیٹ چیک کر لیں۔ سیٹ میں اگر کسی قسم کی کتب میں کمی بیشی ہو۔ مثلاً اگر کسی سیٹ میں ایک ہی کتاب کی دو دو جلدیں ہوں اور دوسری جلد کم ہو۔ وغیرہ تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں تاکہ اُن کے سیٹ کو مکمل کیا جا سکے۔

۳- اب تک جو خریدار رقم دار ادا نہیں کر رہے ہیں بلد اپنے ذمہ کی رقم ادا کر کے سیٹ حاصل کریں ایسا نہ ہو کہ مزید تاخیر آپ کو سیٹ کے حصول سے محروم کر دے۔

ایڈیشنل ناظر اشاعت صدر انجمن احمدیہ قادیان

درخواست دعاء

محترمہ آنسہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم سید تبریز احمد صاحب ایڈ وکیٹ رانچی اور ان کے شوہر کئی دنوں سے بیمار ہیں ہر دو میاں بیوی کی کامل و عاجل شفایابی، ان کے بچوں کی امتحان میں نمایاں کامیابی اور پریشانیوں کے ازالہ کیلئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار نذر اسلام مبلغ سلسلہ احمدیہ رانچی

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PHONE:- 275475
RESI :- 273903 { CALCUTTA-700073

AUTHORISED DISTRIBUTORS

AMBASSADOR TREKKER
BEDFORD- CONTESSA

AUTHORISED DEALERS

PERKINS P3 P4,P6,P3/354

"AUTOCENTRE" :- تار کا پتہ

28 - 5222
28 - 1652 } ٹیلیفون نمبرز:-

ہر قسم کی گاڑیوں۔ پٹرول و ڈیزل کار، ٹرک، بس، جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS,

15. MANGOE LANE, CALCUTTA. 700001.

۱۵ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہر قسم کی ...

رائچوری الیکٹریکل کنٹریکٹر

RAICHURI ELECTRICALS

(ELECTRIC CONTRACTOR)

TARUN BHARAT CO.OP HOUSE SOCT

PLOT NO-6. GROUND FLOOR OLD CHAKALA

OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)

BOMBAY-400099

PHONE { OFFICE :- 632-3179
RESI :- 629383

الخیر کلہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE-279203

CARDBOARD BOX MFG. CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

ہمہ شہر انچارج:- سید شوکت علی ایڈیشنر

پتہ:- خورشید بلڈنگ مارکیٹ حیدری ناظم آباد کراچی

فون نمبر:- ۶۶۹۱۴۳

ارشاد باری تعالیٰ

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ۔

اللہ احسان کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔

آٹو ونگس

AUTOWINGS.

16, SANTHOME HIGH ROAD

MADRAS- 600004

PHONE { 76360
74360

"ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء" تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے!
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرز سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ کیونجھر ۷۵۸۰۰۱ اڑیسہ
پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمد۔ فون نمبر :- 294۔

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS, READYMADE GARMENTS DEALERS.

CHANDAN BAZAR BHADRAK, DISTT- BALASORE (ORISSA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریل روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

(ڈیلرز) ریڈیو۔ ٹی۔ وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!"
(کشتی نوح)

پیشکش:- ROYAL AGENCY

PRINTERS BOOKSELLERS & EDUCATIONAL-SUPPLIERS

CANNANORE - 670001 - PHONE No 4498

HEAD OFFICE { P.O. PAYANGADI-670303 (KERALA) PHONE No-12

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:-

SARA Traders,

WHOLE SAIL & DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS

SHOE MARKET. NAYAPUL, HYDERABAD- 500002

PHONE No - 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ششم ص ۳۱)

"الائیڈ گلو پروڈکٹس"
بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے
(پیشکش)

۱۶-۲-۷۴۲ کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش) فون نمبر ۴۲۹۱۲

"اسلام نے سادگی کو پسند کیا ہے"
(ملفوظات جلد چہارم ص ۳۸۶)

CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ ہوائی چپل، نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!